

اللہ سے یہ وسعتِ آثارِ مدینہ
عالم میں ہیں پھیلے ہوئے انوارِ مدینہ

جامعہ نمبریت جدیدہ کا ترجمان
علمی و دینی اور سہ ماہی مجلہ

انوارِ مدینہ

لاہور

حصہ

بَقِيَّةُ نَظَرٍ

محمد المصطفیٰ الیوم شیخ الحدیث حضرت مولانا
سید محمد دمیان

پہلا

قلمبلا خطاب عالم ربانی محدث کبیر حضرت مولانا
سید حامد میاں

اپریل
۲۰۲۶ء



انوارِ مدینہ

ماہنامہ

شمارہ : ۴	شوال المکرم ۱۴۴۷ھ / اپریل ۲۰۲۶ء	جلد : ۳۴
-----------	---------------------------------	----------

بیاد : قطب الاقطاب عالم ربانی محدث کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں
فیضانِ نظر : محمود الملة و الدین شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں

مولانا نعیم الدین صاحب (مدیر اعلیٰ)	مولانا عکاشہ میاں صاحب (مدیر مسئول)
مولانا محمد عابد صاحب (نائب مدیر)	ڈاکٹر محمد امجد صاحب (مدیر منتظم)



ترسیل زر و رابطہ کے لیے	بدل اشتراک
”جامعہ مدنیہ جدید“ محمد آباد 19 کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور	پاکستان فی پرچہ 50 روپے..... سالانہ 600 روپے
0333 - 4249301 : موبائل	سعودی عرب، متحدہ عرب امارات..... سالانہ 90 ریال
0333 - 4249302 : موبائل	برطانیہ، افریقہ..... سالانہ 20 ڈالر
0323 - 4250027 : موبائل	امریکہ..... سالانہ 30 ڈالر
0304 - 4587751 : جازکیش نمبر:	جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ اور ای میل ایڈریس
داڑالافتاء کا ای میل ایڈریس اور وٹس ایپ نمبر	www.jamiamadniajadeed.org
darulifta@jamiamadniajadeed.org	jmj786_56@hotmail.com
Whatsapp : +92 321 4790560	Whatsapp : +92 333 4249302

مولانا سید رشید میاں صاحب طابع و ناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر
دفتر ماہنامہ ”انوارِ مدینہ“ نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور سے شائع کیا

اس شمارے میں

۴	حرف آغاز
۷	تقوتِ نازلہ (دعاء مصیبت)
۱۱	حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ
۱۱	حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں صاحبؒ
۱۵	سیرت مبارکہ فُصَّی کے جانشین
۲۶	مقالاتِ حامدیہ مجاہدین اسلام کے لیے خاص دعائیں
۳۰	خطبات سید محمود میاںؒ ... تین آدمی، دُگنا ثواب
۳۷	حضرت مولانا نعیم الدین صاحبؒ
۳۷	فضیلت کی راتیں (قسط: ۴، آخری)
۴۶	درسِ حدیث ... بین الاقوامی سفارتی قوانین
۶۲	حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ
۶۲	اخبار الجامعہ
۶۳	وفیات
۶۵	اہم اعلان

دعاءِ صحت کی اپیل

حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب مدظلہم (مہتمم جامعہ مدنیہ لاہور) بوجہ عارضہ قلب بیمار ہیں، قارئین کرام سے ان کی مکمل صحت یابی کے لیے دعاءِ صحت کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کی عمر میں برکت عطاء فرما کر صحت و سلامتی عطا فرمائے آمین جامعہ اور خانقاہ حامدیہ میں ان کی صحت کے لیے خصوصی دعا کی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے



موجودہ عالمی جنگ اور پاکستان کی ذمہ داریاں

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ اَمَّا بَعْدُ !

دنیا اس وقت ایک نہایت نازک اور کشیدہ دور سے گزر رہی ہے اگرچہ بظاہر کوئی باقاعدہ عالمی جنگ (World War) شروع نہیں ہوئی، لیکن مختلف خطوں میں جاری جنگیں، بڑی طاقتوں کی پراکسی لڑائیاں، معاشی پابندیاں، اسلحہ کی دوڑ اور سفارتی کشیدگیاں ایسی فضا پیدا کر چکی ہیں جسے ماہرین ”نئی عالمی سرد جنگ“ یا ”تیسری عالمی جنگ“ کا پیش خیمہ قرار دے رہے ہیں !

موجودہ عالمی کشیدگی کی بڑی وجوہات میں چند اہم تنازعات شامل ہیں :

(۱) روس اور یوکرین کی جنگ : اس جنگ نے دنیا کو دو بڑے بلاکس میں تقسیم کر دیا ہے، ایک طرف امریکہ اور یورپی ممالک ہیں تو دوسری طرف روس، چین اور اُن کے اتحادی ممالک !

(۲) اسرائیل اور فلسطین (غزہ) کی جنگ : اس جنگ نے صورتِ حال کو مزید خطرناک بنا دیا ہے کیونکہ اس میں براہِ راست یا بالواسطہ طور پر کئی ممالک شامل ہو چکے ہیں !

روس، یوکرین، اسرائیل، فلسطین، ایران، امریکہ یہ ممالک براہِ راست اس جنگ میں شریک ممالک شمار ہو رہے ہیں جبکہ نیٹو ممالک، خلیجی ممالک، یمن، شام، عراق (پراکسی جنگوں کی وجہ سے) بالواسطہ اس جنگ میں شریک ممالک شمار کیے جا رہے ہیں !!

(۳) امریکہ اور چین کی بڑھتی ہوئی کشیدگی (۴) مشرق وسطیٰ میں ایران اور اسرائیل کی کشیدگی

(۵) شام، یمن اور لیبیا کی خانہ جنگیاں

حقیقت یہ ہے کہ اس موجودہ جاری جنگ سے تقریباً پوری دنیا متاثر ہو رہی ہے خصوصاً پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، افریقی ممالک اور چند یورپی ممالک !

اگر یہ عالمی کشیدگی اسی طرح جاری رہی تو اس کے خطرناک نتائج سامنے آسکتے ہیں مثلاً دنیا میں گندم، تیل اور دیگر اجناس کی قلت پیدا ہوگی اور مہنگائی، بے روزگاری اور غربت میں بھی اضافہ ہوگا اگر بڑی طاقتیں براہ راست جنگ میں آگئیں تو ایٹمی جنگ کا خطرہ موجود ہے جو پوری انسانیت کے لیے تباہ کن ثابت ہوگا ! دنیا دو حصوں میں تقسیم ہو رہی ہے، ایک بلاک امریکہ و یورپ، دوسرا بلاک روس و چین بنتا جا رہا ہے اس سے نئی سرد جنگ شروع ہو سکتی ہے ! چونکہ زیادہ تر جنگیں مسلم ممالک میں ہو رہی ہیں اس لیے سب سے بڑھ کر ان جنگوں سے مسلم دنیا مزید کمزور ہو رہی ہے !! پاکستان نے اس عالمی کشیدگی میں اب تک براہ راست کسی جنگ میں حصہ نہیں لیا بلکہ اس نے زیادہ تر سفارتی اور مصالحتی کردار ادا کیا ہے ! پاکستان کے اہم کردار پر نظر ڈالیں تو

(۱) روس اور یوکرین جنگ میں پاکستان نے غیر جانبدارانہ پالیسی اختیار کی (۲) پاکستان نے فلسطین کے مسئلے پر کھل کر آواز اٹھائی اور انسانی امداد بھی بھیجی (۳) پاکستان نے اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد کی کوشش کی (۴) پاکستان نے امن مذاکرات اور جنگ بندی کی حمایت کی (۵) پاکستان خود بھی معاشی طور پر اس جنگ سے متاثر ہوا

پاکستان کی پالیسی کو عموماً (Balanced Foreign Policy) کہا جا رہا ہے یعنی کسی ایک بلاک کا حصہ بننے کے بجائے توازن قائم رکھنا !!

ایک مسلمان اور ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم امن کے لیے دعا کریں، باہمی اتفاق و اتحاد پیدا کریں، فرقہ واریت سے بچیں، معاشی طور پر خود کو مضبوط کریں، تعلیم اور ٹیکنالوجی پر توجہ دیں، امت مسلمہ کے مسائل کا ادراک اور اس کے حل کا شعور پیدا کریں !! موجودہ عالمی حالات اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ دنیا ایک بڑے عالمی تصادم کی طرف بڑھ رہی ہے ! اگر عالمی طاقتوں نے ہوش کے ناخن نہ لیے تو یہ کشیدگی ایک بڑی عالمی جنگ

میں تبدیل ہو سکتی ہے ! ایسے حالات میں پاکستان کو نہایت دانشمندانہ، متوازن اور امن پر مبنی پالیسی اختیار کرنی چاہیے کیونکہ پاکستان کا استحکام ہی خطے کے استحکام کی ضمانت ہے ! !

موجودہ دور فکری انتشار، سیاسی کشمکش اور عالمی بے چینی کا دور ہے، ایسے حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ عالم اسلام اتفاق و اتحاد اور معیشت و ٹیکنالوجی کے میدان میں مضبوط ہو، جب تک ایسا نہیں ہوگا اس وقت تک وہ دنیا میں موثر کردار ادا نہیں کر سکے گا ! !

یہ سطور اسی احساس کو اجاگر کرنے کی ایک کوشش ہے کہ ہم اپنی دینی، اخلاقی اور عالمی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور امت مسلمہ نیز تمام انسانیت کی بھلائی کے لیے اپنا کردار ادا کریں ! !



سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان حفظہ اللہ کے بارے میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے مبینہ نامناسب ریمارکس کو ہم نہ صرف ایک فرد کی توہین جانتے ہیں بلکہ اسے عالم اسلام کے وقار کے خلاف بھی سمجھتے ہیں، کسی بھی عالمی رہنما کو ایسے الفاظ سے اجتناب کرنا چاہیے جو قوموں اور مذاہب کے درمیان فاصلے بڑھانے کا سبب بنیں ! مہذب ہونے کی دعویٰ اردنیا کی قیادت کا تقاضا یہ ہے کہ گفتگو میں شائستگی، باہمی احترام اور انسانی اقدار کا لحاظ رکھا جائے ! اگر عالمی طاقتوں کے سربراہان ہی اخلاقی حدود کو پامال کریں گے تو دنیا میں امن، رواداری اور انصاف کی امید کیسے قائم رہ سکتی ہے ! موجودہ حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ مسلم ممالک باہمی اتحاد و یگانگت کا عملی مظاہرہ کریں اور ایک مشترکہ حکمت عملی کے ساتھ عالمی منظر نامے میں اپنا مثبت اور باوقار کردار ادا کریں !

وقت کا تقاضا ہے کہ اسلامی دنیا محض جذباتی رد عمل تک محدود نہ رہے بلکہ ایک مضبوط اور متحد بلاک کی صورت میں اپنے سیاسی، معاشی اور تہذیبی مفادات کا دانشمندانہ انداز میں تحفظ کرے تاکہ عالم اسلام اپنے وقار اور خود مختاری کو قائم رکھتے ہوئے عالمی سطح پر اپنے مفادات کا موثر دفاع کر سکے !

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

محمد عابد

۱۰ شوال المکرم ھ / ۳۰ مارچ ۲۰۲۶ء

تقوتِ نازلہ (دعاءِ مصیبت)

﴿ شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب ﴾



حوادث و مصائب اور خاص جنگوں کے وقت رسول کریم ﷺ نے نمازِ صبح کی آخری رکعت میں تقوت پڑھی اور صحابہ کرامؓ نے بھی خاص خاص حالات میں تقوتِ نازلہ پڑھی ہے اُمتِ مسلمہ کو اس وقت جو مشکلات درپیش ہیں ان کے پیش نظر ہمیں چاہیے کہ پابندی سے جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں !

صبح کے فرضوں کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑ کر اس دعا کو امام آواز سے پڑھے اور مقتدی آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں، دعا کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلے جائیں اس دعا کے الفاظ موجودہ حالات میں جو مناسب ہیں وہ درج ذیل ہیں ان میں اگر کسی کلمہ کی تکرار کرنی چاہیں تو کر سکتے ہیں یا بغرض اختصار ان کلمات میں اگر کوئی کمی کرنا چاہیں تو کمی بھی کی جاسکتی ہے ! اگر خدا نخواستہ زیادہ شدید حالات ہوں تو تقوت سب جہری نمازوں میں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ (حضرت مولانا سید حامد میاں غفرلہ (رحمہ اللہ) (جمادی الاخریٰ ۱۳۹۱ھ / ستمبر ۱۹۷۱ء)

اللَّهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَعْزُبُ عَنْ عَادِيَّتِكَ وَلَا يَدُلُّ مَنْ وَالَّيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ ، اللَّهُمَّ انصُرِ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَنْجِزْ وَعْدَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ، اللَّهُمَّ اصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَالْفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَأَنْصُرْهُمْ عَلَىٰ عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اللَّهُمَّ الْعَنِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ الَّذِينَ يَقَاتِلُونَ أَوْلِيَاءَكَ

وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيَكْذِبُونَ رُسُلَكَ وَيَمْنَعُونَ مَسَاجِدَكَ أَنْ
يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُكَ وَيَسْعُونَ فِي خَرَابِهَا ، اللَّهُمَّ ذَمِّرْ دِيَارَهُمْ اللَّهُمَّ
خَالَفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ وَشَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ
وَاهْزِمْ جُنْدَهُمْ وَالْقِي فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ وَالْفُشْلَ ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ
بِإِسْدَائِهِمْ وَخَذُّهُمْ أَخَذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ ، اللَّهُمَّ انصُرْ عَسَاكِرَ
الْمُسْلِمِينَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالشَّامِ وَالْيَمَنِ وَالْخُرَاسَانِ وَ
أَفْغَانِسْتَانَ وَفَلَسْطِينَ وَكَشْمِيرَ وَسَائِرِ بَاكِسْتَانَ وَفِي جَمِيعِ
الْعَالَمِ بِحَقِّ فَقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَشَدُّ وَطْأَتِكَ عَلَى مَنْ قَاتَلَهُمْ مِنَ
الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَالظَّالِمِينَ الْمُفْسِدِينَ
وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ، اللَّهُمَّ لَا
تُعَامِلْنَا بِمَا نَحْنُ أَهْلُهُ وَعَامِلْنَا بِمَا أَنْتَ أَهْلُهُ أَنْتَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ
الْمَغْفِرَةِ وَالْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْإِحْسَانِ .

وَصَلِّ عَلَى أَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ وَأَكْرَمِهِمْ لَدَيْكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى

”اے اللہ ! جنہیں تو نے ہدایت بخشی اُن میں ہمیں بھی (شامل کر کے) ہدایت
پر (قائم رکھ) اور جنہیں تو نے عافیت سے نوازا اُن میں ہمیں بھی کر دے اور جن کا تو
کارساز و والی ہوا اُن میں (ہمیں شامل کر کے) ہمارا کارساز ہو جا اور جو تو نے عطا
فرمایا ہے اس میں ہمیں برکت دے اور ہمیں اپنی قضاء کے برے انجام و فیصلہ سے
بچائے رکھ کیونکہ تیرا فیصلہ سب پر نافذ ہوتا ہے تجھ پر کسی کا فیصلہ نہیں چلتا اور جس سے

تو دشمنی کا معاملہ فرمائے اُسے کوئی عزت نہیں بخش سکتا اور جس کا تو کارساز ہو اُسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا !

اے ہمارے پروردگار ! تو بڑی برکتوں اور بلندیوں والا ہے ہم تجھ سے استغفار و توبہ کرتے ہیں !

اے اللہ ! تو اسلام اور مسلمانوں کی مدد فرما اور جو تو نے ﴿ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ ۱ کا وعدہ فرما رکھا ہے وہ پورا فرما

اے اللہ ! مسلمانوں کے آپس کے تعلقات اچھے کر دے ان میں دلی محبت پیدا فرما دے انہیں تو ان کے اور اپنے دشمنوں پر کامیابی عطا فرما !

اے اللہ ! یہود و نصاریٰ، مشرکین اور منافقین پر اپنی لعنت فرما جو تیرے دوستوں سے جنگ کرتے ہیں اور تیرے راستہ (پر آنے) سے (لوگوں کو روکتے اور) ہٹاتے ہیں تیرے انبیاء کو جھٹلاتے ہیں اور تیری مساجد میں تیرے ذکر کو روکتے ہیں اور ان کی بربادی پر تلے ہوئے ہیں !

اے اللہ ! ان کے شہروں کو برباد کر دے !

اے اللہ ! ان کی باتوں میں اختلاف پیدا کر دے ان کی یگانگت میں تفریق ڈال دے ان کا شیرازہ منتشر کر دے ان کے پاؤں ڈگمگا دے ان کے لشکر کو شکست دے اور ان کے دلوں میں رعب اور بزدلی ڈال دے !

اے اللہ ! جو ان میں سب سے زیادہ شدت پسند ہیں اُن کی گرفت فرما اور ان کی غلبہ اور قدرت والی پکڑ کر !

۱ یعنی قرآن پاک میں تیرا وعدہ ہے کہ ”مومنین کی مدد ہمارے ذمہ ہے“

اے اللہ! مسلمانوں کے لشکروں کی جزیرۃ العرب، شام، یمن اور خراسان، افغانستان، فلسطین، کشمیر، پاکستان اور سارے عالم میں فقراءِ مہاجرین کے وسیلہ سے مدد فرما اور ان سے جو یہود و نصاریٰ، مشرک، منافقین اور ظالمین و مفسدین لڑیں ان کو شدت سے روند ڈال اور ان پر اپنا خوف و ہیبت طاری فرما دے کہ جو تو مجرموں سے نہیں ہٹایا کرتا (اور ان کے دلوں پر طاری رکھتا ہے) اے اللہ! ہمارے ساتھ وہ معاملہ نہ فرما جس کے ہم لائق ہیں (بلکہ) وہ معاملہ کر جس کے تو لائق ہے، تیری ذات اس لائق ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور (جب ڈرنے والا ڈرتا ہے تو تیری ذات) معاف کرنے کے لائق ہے (بلکہ) اچھائی احسان اور مزید عطا فرمانے والی ہے!

اور اپنی رحمتِ کاملہ نازل فرما ان پر جو تیری مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں تیری سب مخلوق سے زیادہ تیرے نزدیک مکرم ہیں (یعنی) ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل و اصحاب پر جس طرح تو چاہے اور راضی ہو اور جتنی مرتبہ تو چاہے اور تیری رضا ہو!

شائع کردہ: (حضرت مولانا) سید محمود میاں (رحمۃ اللہ علیہ)

۲۳ شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ / ۱۵ مارچ ۲۰۲۴ء

”خانقاہ حامدیہ“ نزد جامعہ مدنیہ جدید محمد آباد ۱۹ کلومیٹر شارع رانیوٹ لاہور پاکستان



جو آپ کو چاہیے وہ میں مہیا کروں گا، جتنا آپ چاہیں میرا ”فِدَاءُ“ آزاد کرنے کا، چھوڑنے کا بدلہ وہ میں دُوں گا ! تو رسول اللہ ﷺ نے یہ باتیں سنیں اور تشریف لے گئے !

اگلے دن پھر اسی طرح سے گفتگو ہوئی، پھر اُس نے یہی جواب دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اُسے اسی حال پر چھوڑے رکھا یعنی قید ہی میں !

تیسرے دن پھر دریافت کیا پھر اُس نے یہی جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اَطْلِقُوا ثَمَامَةَ ان کو چھوڑ دو ایسے ہی یعنی ان سے نہ کچھ لیا جائے، نہ انہیں جان سے مارا جائے بلکہ انہیں چھوڑ دیا جائے، یہ رائے ہوئی جناب رسول اللہ ﷺ کی !

اسلام جبر سے نہیں پھیلا :

وہ چلے گئے قریب میں کھجور کا باغ تھا اُس میں پانی بھی تھا وہاں غسل کیا (اور واپس) مسجد میں آئے اور پھر مسلمان ہو گئے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

ان سے بعد میں لوگوں نے پوچھا تھا کہ جب تم نے مسلمان ہونا تھا تو اُسی وقت کیوں نہیں ہو گئے تو انہوں نے کہا کہ میں اس لیے مسلمان نہیں ہوا تھا کہ لوگ یہ کہتے کہ ڈر میں مسلمان ہو گیا، بعد میں میں آیا ہوں اور اپنی خوشی سے آیا ہوں تو اب یہ بات کوئی نہیں کہنے کا !

اور وہ (رسول اللہ ﷺ کے بارے میں) عرض کرنے لگے کہ دُنیا میں مجھے یہ سب سے زیادہ مبغوض تھے، ناپسند تھے، ان سے مجھے عداوت تھی، خود رسول اللہ ﷺ سے وہ کہہ رہے ہیں لیکن اب مجھے سب سے زیادہ آپ محبوب ہیں !

اور کوئی دین اتنا ناپسند اور مبغوض نہیں تھا جتنا آپ کا دین مگر اب سب سے زیادہ محبوب آپ کا دین ہے ! اور کوئی جگہ کوئی شہر اس سے زیادہ برا نہیں لگتا تھا جتنا آپ کا شہر مگر (اب) یہ سب سے زیادہ مجھے محبوب ہے ! بے وجہ کسی کو گرفتار نہیں کیا جاسکتا :

تو پہلے تو لڑتے رہے ہیں ان کی جنگ چھڑی ہوئی تھی، جنگ کی حالت میں ہی گرفتاریاں

ہوا کرتی ہیں اسلام میں، ویسے نہیں، زبردستی نہیں کوئی گرفتار کر سکتا کسی کو، بلکہ بہت سخت سزا آئی ہے نہایت عذاب آیا ہے، اگر کوئی کسی کو ویسے ہی پکڑ کے غلام بنا لے تو یہ ٹھیک نہیں، اس کا بہت بڑا عذاب آیا ہے ! اور اُس زمانے میں لڑائی میں ایک دوسرے کو قید کر لیتے تھے اور گرفتار کرنے کے بعد غلام بنا لیتے تھے بچہ دیتے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کو ویسے ہی چھوڑ دیا !!

متاثر ہونے کی وجوہات :

توبات یہ ہے کہ اتنے دنوں انہوں نے دیکھا مسجد میں کہ مسلمان آتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، خدا کی یاد کرتے ہیں، آپس میں محبت ہے، تعلق ہے، سچ بولتے ہیں اور کوئی تفاوت ان میں نہیں ہے، بڑے چھوٹے سب برابر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے معاملات، انصاف اور عبادات دونوں چیزیں سامنے آگئیں اس کی وجہ سے طبیعت میں یہ انقلاب آیا اور رسول اللہ ﷺ کی شاید یہی حکمت ہو اس میں ! ہوتا تو وہ تھا جو اللہ کی طرف سے قلب مبارک میں ڈالا جاتا مگر اس میں شاید یہ حکمت بھی ہو کہ ایک دن نہیں بلکہ دو دن بلکہ تین دن اتنی گویا غذا انہیں پہنچنی چاہیے کہ اُن کے دل سے نفرت ہٹ جائے اور ساری چیزیں ٹھیک ہو جائیں اور جو جو شکوک اور شبہات (ہیں، وہ ختم ہو جائیں)

عمرہ کے لیے جانا اور اہل مکہ سے مکالمہ :

پھر وہ کہنے لگے وَإِنَّ خَيْلِكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ آپ کے یہ جو گھڑسوار ہیں جو مجھے گرفتار کر کے لائے ہیں تو انہوں نے جب پکڑا مجھے تو میں عمرے کے لیے روانہ ہو رہا تھا، تو مجھے بتلائیے کہ کیا کروں میں اب ؟ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بشارت دی اچھے کلمات ان کے لیے استعمال فرمائے اور یہ فرمایا کہ جاؤ عمرہ کر لو ! اب یہ گئے عمرے کے لیے تو اُس وقت تک تو مکہ فتح نہیں ہوا تھا، یہ اپنے (قبیلہ اور) علاقے کے زور پر چلے گئے کیونکہ یہ اپنے علاقے کے سردار تھے !

لوگوں میں سے ایک بولنے لگا أَصَبْتُ آپ اپنے دین سے نکل گئے ؟ کیونکہ اُن کا جو پرانا (دین) تھا وہ بت پرستی کا تھا، تو انہوں نے کہا کہ دین سے نکل گئے ؟ قَالَ لَا . انہوں نے کہا کہ دین سے نہیں نکلا بلکہ اسلام میں داخل ہو گیا وَلِكَيْتِي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیاسی دھمکی :

اور پھر انہوں نے ایک دباؤ بھی دیا سیاسی اور دینی قوت کا، کہنے لگے کہ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَأْتِيكُمْ
 مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حَنْطَلَةٌ۔ اب تمہارے پاس ایک دانہ بھی گیہوں کا نہیں آئے گا ہمارے علاقے میں سے
 حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اجازت دیں، وہ اجازت دیں گے تو ہم بھیجیں گے تمہیں ورنہ تمہارے پاس
 گیہوں بھی نہیں سپلائی کیا کریں گے، کسی اور کے ہاتھ بیچ دیں گے !! گو یا رسول اللہ ﷺ کی
 عظمت ذہن نشین کرائی تاکہ آگے کو گستاخی اُن کے ذہن سے نکلے اور ان کی جو بڑائی اور تکبر ہے اُس کو
 زک پہنچے اُس میں کمی آئے ! اس بناء پر انہوں نے یہ جملہ بھی کہہ دیا ساتھ ہی کہ تم یہ سمجھو اب کہ
 وہ علاقہ جو ہے وہ رسول اللہ ﷺ کا ہو گیا تاکہ یہ سوچیں اور رسول اللہ ﷺ کی بات سنیں اسلام
 کی طرف مائل ہوں ! یہی طریقے ہیں، پہلے آدمی مائل ہوتا ہے پھر بات سنتا ہے پھر اثر ہوتا ہے
 تو جناب رسول اللہ ﷺ کا دین پھیلانا اور تبلیغ فرمانا اُس کے مختلف طریقے رہے ہیں مگر تبلیغ زیادہ
 پیش نظر رہی ہے، خون ریزی بہت کم ہے !!!

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام پر استقامت نصیب فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعا.....

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ اپریل ۱۹۹۵)



قطب الاقطاب عالم ربانی محدث کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میان نور اللہ مرقدہ

کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین و دروس جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے اور سنے جاسکتے ہیں

<http://www.jamiamadniajadeed.org>

سیرتِ مبارکہ

قُصَى کے جانشین

کشمکش احلاف مطیبین واحلاف لعقۃ الدم اور مفاہمت

سیّد الملة و مؤرخ الملة حضرت مولانا سیّد محمد میاں صاحب کی تصنیف لطیف

سیرتِ مبارکہ ”محمد رسول اللہ“ ﷺ کے چند اوراق



قصی کہا کرتا تھا : میرے چار لڑکے ہوئے، دو کے نام میں نے اپنے دیوتاؤں کے نام پر رکھے
عبد مناف اور عبدالعزیٰ ایک کا نام دار کے نام پر عبدالدار اور ایک کا نام عبدالقصی رکھا
عبدالقصی کو عبد بن قصی بھی کہتے تھے، دو لڑکیاں تھیں تخمر، برہ ۱

عبدالدار سب سے بڑا تھا باپ کی خدمت میں رہتا تھا کچھ کرتا کرتا نہیں تھا ! اور لڑکوں
نے باپ سے الگ ہو کر اپنا اپنا مقام پیدا کر لیا تھا ! قصی نے اپنے بعد عبدالدار کو جانشین کر دیا اور جو
شعبے قصی کے پاس تھے وہ سب عبدالدار کے حوالے کر دیے ! ممکن ہے قصی کا منشا یہ ہو کہ باپ کے
بعد سب سے بڑے بیٹے کی جانشینی کا قاعدہ رائج کر دے مگر اس کا یہ منشاء پورا نہ ہو سکا۔ بیشک قصی کے
بیٹے باپ کے فیصلے کے پابند رہے مگر پوتوں کا دور آیا تو یہ بحث شروع ہو گئی کہ ان سب شعبوں پر ایک
بیٹے کی اولاد کا قبضہ کیوں رہے جبکہ دادا کے سب پوتے استحقاق میں برابر ہیں اور قابلیت اور صلاحیت
میں بڑھے ہوئے ہیں، اب قصی کے پوتوں کی دو پارٹیاں ہو گئیں اور ہر ایک کے ساتھ اور قبیلے بھی

ہو گئے ! اولادِ عبدالدار کے حامی بنو مخزوم ، بنو سلیم ، بنو جمح ، بنو عدی

اور اولادِ عبدالمناف کے حمایتی بنو اسد ، بنو زہرہ ، بنو تیم ، بنو الحارث

ہر ایک فریق کے حامیوں نے حلف اٹھائے اور عہد کیے۔ عبدمناف کے لڑکوں نے ایک طشت
یا (تشلے) میں عطر بھر کر خانہ کعبہ کے سامنے رکھ دیا ان کے تمام حامیوں نے عطر میں ہاتھ ڈال کر عہد کیا :

”ہم نہ مدد چھوڑیں گے، نہ کسی ساتھی کو دشمن کے حوالے کریں گے جب تک سمندر میں یہ صلاحیت باقی ہے کہ وہ اُون کو بھگو سکتے“

حلف کے وقت کسی مقدس کتاب کو ہاتھ میں لینے کے بجائے وہ خانہ کعبہ کی دیوار پر ہاتھ رکھتے تھے اور عہد کے الفاظ ادا کرتے تھے چونکہ انہوں نے عہد کے وقت خوشبو سے کام لیا تھا تو ان کو ”مطیبین“ کہا گیا !!

عبدالدار کے لڑکوں نے عطر کے بجائے تھلے میں خون بھرا اور اسی طرح حلف لیا ! خون کی نسبت سے ان کو ”احلاف لعقة الدم“ کہا گیا ! لیکن یہ تیاریاں تیاری کی حد سے آگے نہ بڑھیں کیونکہ بااثر امن پسند سرداروں نے بیچ میں پڑ کر طے کر دیا کہ جنگ کے بجائے گفت و شنید سے معاملات طے کیے جائیں اور یہ شعبے دونوں ٹولیوں میں تقسیم کر دیے جائیں چنانچہ باہمی گفتگو سے شعبوں کی تقسیم اس طرح کر دی گئی کہ

بنو عبد مناف کو رفاہ اور سقایہ دے دیا گیا اور باقی شعبے بنو عبد الدار کے پاس باقی رکھے گئے !

قیادت :

اس تقسیم میں قیادت کا ذکر نہیں ہے لیکن مورخ علامہ ازرقیؒ کا بیان ہے کہ منصب قیادت بھی عبد مناف کے حوالہ کیا گیا۔ عبد مناف کے بعد اس کا بیٹا عبد شمس، عبد شمس کے بعد اس کا بیٹا امیہ۔ اس کے بعد حرب بن امیہ اس منصب پر فائز ہوا ! قریش کی سب سے زیادہ مشہور لڑائیوں میں قائد حرب بن امیہ ہی رہا ! پہلے جنگ ”ذات نکیف“ میں قیادت کی جو قریش اور بنی بکر کے درمیان ہوئی تھی، اطراف مکہ کے دو اعرابی جن کو احابیش کہا جاتا تھا اس وقت بنو بکر کے ساتھ تھے ! غزوہ حدیبیہ کے موقع پر قریش نے ان کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا (بخاری باب غزوة الحدیبیہ ص ۲۰۰)

پھر قریش اور قیس عیلان کی جنگ میں جو یوم عکاظ کے نام سے مشہور ہے اس کے بعد پہلی اور دوسری جنگِ فجار میں حرب بن اُمیہ ہی قائد رہا۔ حرب کے بعد اس کا بیٹا ابوسفیان قائد بنایا گیا ! غزوہ بدر کے موقع پر یہ مکہ میں نہیں تھا اس لیے عتبہ بن ربیعہ قائد بنایا گیا مگر اس کے بعد جنگِ احد اور جنگِ احزاب میں قائدِ اعظم یہی ابوسفیان تھا۔ (اخبار مکہ ج ۱ ص ۱۱۵)

عبدمناف کے بلند حوصلہ فرزند :

فرزدانِ عبدمناف کی حوصلہ مندی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ان چار بھائیوں میں سے صرف عبد شمس مکہ میں مرا، باقی ہاشم کا انتقال شام کے علاقہ ”غزہ“ میں ہوا، مطلب کا انتقال یمن کے علاقہ ”ردان“ میں اور نوفل کی وفات ”سلمان“ میں ہوئی جو عراق میں تھا۔ ۱

کارنامہ :

قصی نے اگرچہ بادشاہت کا دعویٰ نہیں کیا مگر قریش پر اور قریش کے ذریعہ پورے عرب پر اس کا اقتدار کسی بادشاہ سے کم نہیں تھا اور اس لحاظ سے اس کی اولاد کی حیثیت وہی تھی جو شہزادوں اور راج کماروں کی ہوا کرتی تھی۔

عبدمناف کی اولاد نے اپنی شخصیت اور اپنی اس حیثیت کو پہچانا اور اس سے کام لیا چنانچہ انہوں نے پڑوسی ممالک کے بادشاہوں اور شہنشاہوں سے تعلقات پیدا کیے اور ان کو بڑھایا اور قابلِ قدر بات یہ ہے کہ ان تعلقات کے فوائد کو صرف اپنی ذات تک محدود نہیں رکھا بلکہ ان تعلقات سے کام لے کر اپنی قوم کے لیے تجارتی مراعات اور سفروں میں آسانیاں پیدا کیں چنانچہ مطلب نے جو سب سے بڑا تھا شاہِ حبش نجاشی اور یمن کے ملوک (ملوکِ حمیر) سے ہاشم ۲ نے بازنطینی شہنشاہ ”ہرقل“ سے ۱۔ سیرۃ ابن ہشام ج ۱ ص ۸۷ ۲ عبد شمس کے کسی کارنامہ کا تذکرہ نہیں ہے یہاں ایک تاریخی لطیفہ قابلِ تذکرہ ہے، کہتے ہیں ہاشم اور عبد شمس بڑوں پیدا ہوئے تھے اس طرح کہ ہاشم کا پیر عبد شمس کے سر سے چپکا ہوا تھا اس کو الگ کیا گیا تو خون نکلا ! اس پر اس زمانہ میں لوگوں نے کہا تھا کہ ان کی اولاد میں آپس میں خون ریزی ہوگی ! بنوعباس اور بنو امیہ کی جنگ جو ۱۳۰ھ میں ہوئی جس نے بنو امیہ (اولادِ شمس) کو نہ صرف عرب، بلکہ ایشیا سے بھی باہر نکال دیا اس کو اس پیشین گوئی کا مصداق کہا جاسکتا ہے (البدایۃ والنہایۃ ج ۲ ص ۲۵۳)

اور نوفل نے شہنشاہ ایران ”کسریٰ“ سے اپنی قوم کے لیے آزاد تجارت کے فرامین حاصل کر لیے کہ قریشی تاجر جو ان کے ملکوں میں جائیں گے ان سے کوئی محصول یا ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔^۱ ظاہر ہے تجارت پیشہ قوم کے لیے اس سے بڑی نعمت کیا ہو سکتی ہے اسی لیے ان کو ”مجیرون“ کہا جاتا تھا۔^۲ بلند حوصلہ ہاشم بن عبدمناف :

رفادہ اور سقاہ سب سے اہم شعبے تھے جن کے لیے دولت کی ضرورت بھی تھی اور محنت کی بھی ! یہ اگرچہ عبدمناف کے چاروں بیٹوں کے سپرد ہوئے تھے مگر ان میں پیش پیش ہاشم رہا، یہ سب بھائیوں میں سب سے زیادہ بلند حوصلہ، باسلیقہ، صاحب الرائے اور رسا آدمی تھا ! رفادہ اور سقاہ کو جس قدر رقم کی ضرورت تھی ہاشم کا حوصلہ اس سے بہت زیادہ بلند تھا۔

پہلے گزر چکا ہے قصی نے قریش کو سمجھایا تھا کہ زائرین (جو حج کو آتے ہیں) وہ قریش کے مہمان ہونے چاہئیں۔ قریش نے اس فلسفہ کو بخوشی تسلیم کر کے ایک ٹیکس بھی مقرر کر لیا تھا جس کو ہر ایک امیر اور غریب اپنے اپنے حوصلہ اور ہمت کے بموجب عقیدت مندی سے ادا کیا کرتا تھا بعض عطیے سو سو ”مثقال ہرقلی“^۳ کے ہوتے تھے مگر ہاشم کے عطیے کی کوئی حد نہیں تھی، جو کچھ کمی رہتی وہ اپنی جیب سے پوری کیا کرتا تھا۔ اب تک رفادہ کے سلسلہ میں کھجور دیے جاتے تھے جو عرب خصوصاً بدوؤں کی عام غذا تھی اور رفادہ کے اس فیض سے ضرورت مند ہی فیضیاب ہوتے تھے مگر ہاشم نے رفادہ کو پر تکلف دعوت کی صورت دے دی، ہر ایک حاجی مدعو ہوتا تھا اور عرب کا سب سے بڑھیا کھانا یعنی ”ثرید“^۴ پیش کیا جاتا تھا۔^۵

^۱ طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۴۳، البدایة والنہایة ج ۲ ص ۲۵۳۔^۲ ایضاً

^۳ ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا، سو مثقال ۳۸ تولہ آٹھ ماشے کے، تقریباً ۳۹۹ تولہ سونا۔

^۴ کسی کھانے کے اجزاء ترکیبی بتا دینے سے کھانے کی پوری صفت سامنے نہیں آتی مثلاً بریانی کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ ایک کھانا ہے گوشت کی بچنی پکا کر اس میں چاول ڈال دیتے ہیں اس سے بریانی کی پوری صفت سامنے نہیں آتی یہی صورت ثرید کی ہے اگرچہ اس کی حقیقت یہی ہے کہ شوربے میں روٹی ڈالی جاتی ہے مگر شوربا اس طرح بنایا جاتا ہے اور پھر روٹی کے ٹکڑے اس میں اس طرح ڈالے جاتے ہیں اور اس طرح پکائے جاتے ہیں کہ نہایت لذیذ اور زود ہضم کھانا ہو جاتا ہے۔

ٹرید کبھی گوشت کا ہوتا تھا یعنی تورے میں چوری ہوئی روٹی اور کبھی روٹی گھی میں چوری جاتی تھی اور گھی روٹی کا ٹرید پیش کیا جاتا تھا اس کے علاوہ شربت، ستو، کھجور، وغیرہ دعوتوں کا یہ سلسلہ ۷/ذی الحجہ (یوم الترویہ سے ایک دن پہلے سے) شروع ہو کر ۱۴/ذی الحجہ تک رہتا تھا عرفات، منیٰ اور مزدلفہ جہاں جہاں حاجی جاتے تھے یہ دعوتیں ۱ ہوتی تھیں۔ ۲

ہاشم کا ذریعہ آمدنی تجارت تھی! شہنشاہ روم (ہرقل) سے تعلقات بہت اچھے تھے ایسے ہی شاہان ایران و یمن اور حبش سے تعلقات تھے اس نے ان تمام فرامین کی تجدید کرائی جو پہلے ہو چکے تھے اور ﴿رِحْلَةَ الشَّتَاءِ وَالصَّيْفِ﴾ ۳ کا طریقہ اسی نے ایجاد کیا کہ قریش کا تجارتی قافلہ سردیوں میں یمن اور حبش جاتا تھا اور گرمیوں میں شام سے غزہ تک اور کبھی انقرہ تک پہنچ جاتا تھا یہاں کے بادشاہ اور امراء ان قافلوں کا اعزاز کرتے تھے ۴

وجہ خطاب :

کہتے ہیں اصل نام عمرو تھا، ہاشم خطاب تھا اس خطاب کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک مرتبہ قحط کے زمانہ میں جب مکہ میں غلہ کا نام و نشان نہیں رہا تھا تو ہاشم شام گیا اور وہاں سے سینکڑوں من ”کیک“ بوروں میں بھرا کر لے آیا، واپس آ کر جن اونٹوں پر وہ کیک لایا تھا، ان کو ذبح کرا کر تورمہ بنوایا اور کیک

۱۔ ابن سعد ج ۱ ص ۴۵ وکان یطعمہم اول ما یطعم قبل یوم الترویہ بیوم بمکہ ویمنی وجمع وعرقة

وکان یشرد لهم الخبیر واللحم والخبیر والسمن والسویق والتمر ابن سعد ج ۱ ص ۴۵

۲۔ ابن اسحاق کی شہادت یہ ہے کہ دعوتوں کا یہ طریقہ جو ہاشم نے جاری کیا تھا آج تک قائم ہے چنانچہ سلطان کی

طرف منیٰ میں دعوت ہوتی ہے۔ (جلد ۱ ص ۸۲)

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ ابن اسحاق کے زمانہ کے بعد سلسلہ ختم ہو گیا۔ البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۲۰۸ ازرق کی

شہادت یہ ہے کہ فتح مکہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے ۹ھ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو انتظام حج کے لیے بھیجا۔ تو

حجاج کے مصارف طعام کے لیے بھی آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو رقم عنایت فرمائی (اخبار مکہ ج ۱ ص ۱۱۲)

۳۔ سورة القریش : ۲۔ ابن سعد ج ۱ ص ۴۳

اس میں چور کران کو باقاعدہ شریذ کی طرح پکا کر تمام مکہ والوں کو بڑی افراط سے شریذ کھلایا تب سے ہاشم خطاب ہو گیا یعنی روٹی چور کر کھلانے والا ہشتم کے معنی ہیں چورنا ۱

کہتے ہیں ہاشم کے برادرزادہ اُمیہ بن عبد شمس نے بھی ہاشم کی طرح نام پیدا کرنا چاہا مگر وہ بے چارہ حوصلہ سے محروم تھا لہذا مقابلہ میں تو شکست کھائی البتہ اس نے ایک عناد دل میں ضرور بٹھالیا، یہیں سے بنو ہاشم اور بنو امیہ میں مخالفت کا آغاز ہوا ۲

شبیہ عرف عبدالمطلب بن ہاشم :

ہاشم کا زیادہ وقت سفروں میں گزرتا تھا ایک مرتبہ شام جا رہا تھا راستہ میں بیٹرب میں قیام ہوا (جس نے بعد میں مدینۃ النبی ﷺ کے نام سے غیر فانی شہرت پائی) وہاں ایک میلہ لگ رہا تھا، ہاشم نے بھی اس میلہ سے فائدہ اٹھایا میلہ میں ایک عورت کو دیکھا، بڑے اچھے موقع پر اس کی بہت بڑی دوکان تھی، وہ تمام کام کی نگرانی نہایت ہوشیاری اور سلیقہ مندی سے خود کر رہی تھی، شریف صورت، صاحب جمال، اس کی سلیقہ مندی اور سمجھ بوجھ سے ہاشم متاثر ہوئے ! دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ قبیلۂ نجار کی یہ خاتون ہے سلمیٰ نام ہے (بنت عمرو بن زید) شوہر کا نام احیحہ تھا اس سے چھوٹ چھٹا ہو چکا ہے اب اگر کوئی نکاح کا پیغام بھجتا ہے تو یہ شرط لگاتی ہے کہ اس کو طلاق کا اختیار ہوگا وہ جب چاہے گی جدا ہو جائے گی ! اس عورت سے ہاشم اتنے متاثر ہو چکے تھے کہ انہوں نے بھی اپنا پیغام بھیج دیا سلمیٰ واقعی ہوشیار تھی وہ ہاشم بن عبدمناف کو جانتی تھی کہ قریش کا ننگ ہے، مکہ کا بے تاج بادشاہ، پورے عرب میں اس کی طوطی بول رہی ہے !

سلمیٰ نے یہ رشتہ منظور کر لیا نکاح ہوا، ہاشم نے شاندار ولیمہ کیا، کچھ عرصہ مدینہ میں قیام کیا پھر وہ شام روانہ ہو گیا۔ ہاشم کا اسی سفر میں بمقام غزہ انتقال ہو گیا، وہیں اس کو دفن کر دیا گیا، یہاں سلمیٰ کے لڑکا پیدا ہوا، سر کے بال سفید تھے اس لیے اس کا نام ”شبیہ“ رکھا گیا !

ہاشم نے اپنے بھائی مطلب کو اپنی اولاد کی نگرانی کی وصیت کی تھی، مطلب نے بھائی کی وصیت

کا پورا خیال رکھا۔ وہ مدینہ آیا شیبہ ہوشیار ہو گیا تھا اس نے شیبہ کو مکہ لے جا کر جانا چاہا، اولاً ماں اور ماموں راضی نہیں ہوئے، سختی سے انکار کیا مگر جب مُطلب نے ان کو سمجھایا کہ میثرب میں اس بچہ کی زندگی خراب ہوگی یہاں ترقی کا موقع نہیں ملے گا، مکہ میں اپنے خاندان کی بڑی عزت ہے، ہاشم کے قدر دان بھی ابھی موجود ہیں، وہاں شیبہ کو ترقی کا موقع ملے گا، یہ بات ان کی سمجھ میں آگئی انہوں نے شیبہ کو مُطلب کے حوالے کر دیا۔

مُطلب نے شیبہ کو اپنے ہی اونٹ پر پیچھے بٹھا لیا، اسی صورت سے وہ مکہ میں داخل ہوا لوگوں نے سمجھا کہ یہ غلام ہے، مُطلب خرید کر لائے ہیں تو اس کو عبدالمُطلب کہنا شروع کر دیا مُطلب نے بتایا کہ غلام نہیں برادر زادہ ہے مگر عبدالمُطلب کا لفظ چل چکا تھا یہ ایسا چلا کہ یہی نام ہو گیا ! مُطلب ہاشم سے بڑے تھے، ہاشم کے بعد رفادہ اور سقیہ ان ہی کے سپرد رہا مگر یہ زیادہ عرصہ زندہ نہ رہے، کچھ دنوں بعد یمن گئے وہیں ”ردان“ میں ان کا انتقال ہو گیا ۲۔ مُطلب کے بعد عبدالمُطلب جانشین ہوئے، یہ ان کی خداداد صلاحیت تھی کہ ہاشم کے صحیح جانشین ثابت ہوئے اور چند کام ایسے کیے جن سے نہ صرف قریش یا عرب کی تاریخ متاثر ہوئی بلکہ تاریخ اسلام بھی ان سے متاثر ہے مثلاً (۱) چاہ زمزم کی برآمدگی (۲) خزاعہ سے معاہدہ (۳) دیت کے اونٹوں کی تعداد میں اضافہ (۴) اصحابِ فیل کے واقعہ میں اہل مکہ کو محفوظ کر لینا جس کا ذکر ”قریش کے ہمہ گیر اثر و رسوخ“ کے سلسلہ میں آگے آئے گا ان شاء اللہ

چاہ زمزم کا ظہور :

زمزم جو ایک چشمہ تھا، جب آبادی کی سطح بلند ہونے لگی تو ”بنو جرہم“ نے جو مکہ پر قابض تھے اس کو کنوئیں کی شکل دے دی تھی یہ چشمہ اس کنوئیں کا ایک سونت ہو گیا تھا اور اسی وجہ سے اس کا پانی ۱۔ یہی تعلق تھا جس کی بنا پر ہاشم اور مُطلب کی اولاد میں اتحاد رہا۔ کانواکید واحدۃ اور ان کے بالمقابل

عبدشمس اور نوفل کی اولاد ایک ہاتھ کی انگلیوں کی طرح متحد رہی۔ (ابن سعد ص ۴۶)

کبھی ٹوٹا نہیں تھا مگر خزاہ نے مکہ پر حملہ کیا اور بنو جروہم کو شکست کھا کر مکہ سے نکلنا پڑا تو انہوں نے خزاہ کعبہ کی قیمتی چیزیں مثلاً سونے کے ہرن، سونے کی تختیاں اور سات تلواریں جو بہت عمدہ اور قیمتی تھیں وہ چاہ زمزم میں ڈالیں اور کنوئیں کو پات کر اس طرح زمین کے برابر کر دیا کہ وہ لاپتہ ہو گیا۔ بنو خزاہ کی خاندانی روایات کا کوئی تعلق زمزم سے نہیں تھا لہذا ان کو اس سے کوئی دلچسپی بھی نہیں تھی، پھر ان کا عقیدہ یہ بھی تھا کہ کعبہ کے قریب سونا بے ادبی ہے وہ یہاں مکان بنانا بھی بے ادبی سمجھتے تھے چنانچہ وہ حرم سے فاصلہ پر آباد ہوئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ علاقہ ویران ہو گیا اور آبادی کے بجائے یہاں کیکروں اور چھڑیوں کا جنگل آباد ہو گیا۔

بنو خزاہ کو شکست دینے کے بعد جب قصی نے اس جنگل کو کٹوایا، حرم کعبہ کو صاف کیا اور نئے نقشہ پر مکہ کو دوبارہ آباد کیا تو زمزم کا نام و نشان نہیں تھا اور اس کئی صدی کے عرصہ میں ایسے آدمی بھی باقی نہیں رہے تھے جو اس کا پتہ بتا سکیں البتہ سینہ بہ سینہ خاندانی روایات کا ذخیرہ ان کے پاس تھا جس کی بنا پر زمزم سے ان کی عقیدت قائم تھی اور ذہنوں میں جستجو کا جذبہ تھا اور ہر سال حج کے موقع پر مکہ کے مختلف کنوؤں سے پانی فراہم کرنے کی جو پریشانی پیش آتی تھی وہ جذبہ جستجو میں نئی حرکت پیدا کر دیتی تھی قصی کے پڑپوتے عبدالمطلب کی قدرت نے مدد کی وہ تین روز تک ایک ہی خواب دیکھتا رہا، الفاظ میں فرق تھا کہ پہلے دن کہا گیا احفر طیہ (طیبہ کو کھودو) ۱ دوسرے روز کہا گیا احفر برہ (برہ کو کھودو) تیسرے روز کہا گیا احفر المصنونة (نہایت قیمتی چیز کو کھودو) اور چوتھے روز اس کو بتایا گیا کہ کھود کر زمزم کو برآمد کرو اور اس کا پتہ یہ بتایا گیا ۲ گو بر اور خون کے بیچ میں جہاں سفید پنچوں والا کوا ۳ ٹھونگ مارے وہاں کھودو !!

۱ طیبہ (پاکیزہ) برہ (نیک) المصنونة (نہایت قیمتی چیز جس کے حق میں لوگ بخیل ہوں کسی کو بخشے نہ ہوں)

۲ وہی بین الفرث والدم عند فرقة الغراب الاعصم . (ابن سعد ص ۴۹) والغراب الاعصم هو ابیض

الجناحین وقیل ابیض الرجلین (مجمع البحار)

۳ عربی لفظ غراب اعصم ہے جس کے معنی سفید پنچ والا کوا یا سفید ڈینوں والا کوا

عبدالمطلب نے اس مقدس خدمت کو خود ہی انجام دینا چاہا۔ صرف بڑے لڑکے حارث کو ساتھ لیا اور کھودنا شروع کر دیا۔ تین روز بعد ان کو کنوئیں کی منظر آئی جو کامیابی کی بشارت تھی پھر تلواریں، سونے کی تختیاں اور سونے کے ہرن بھی نکل آئے عبدالمطلب نے ان سب چیزوں کو خانہ کعبہ ہی میں آراستہ کر دیا۔

کم و بیش پانچ سو برس بعد چاہ زمزم برآمد ہوا تو سقایہ میں سہولت ہو گئی۔ اب زائرین کے لیے زمزم کا پانی ہوتا تھا مکہ کے کنوؤں سے فراہم کرنے کی ضرورت نہ رہی بلکہ عرفات و منی وغیرہ میں یہی پانی پچایا جاتا تھا جہاں چمڑے کے بڑے حوضوں میں جمع کر دیا جاتا تھا ۲

بنو خزاعہ سے معاہدہ :

بنو خزاعہ اگرچہ اپنی شکست کا قریش سے انتقام نہ لے سکے مگر درپے انتقام رہنا ایک قدرتی امر تھا ! عبدالمطلب نے بغض و عداوت کی فضا کو ختم کیا۔ دارالندوہ میں ایک اجتماع ہوا، تناصر و مواسات (باہمی تعاون اور خیر سگالی) کا عہد نامہ لکھا گیا اور اس کو خانہ کعبہ میں آویزاں کر دیا گیا۔ عبدالمطلب کے بھائی (فرزدان ہاشم) اور مطلب کے وارث اس معاہدہ میں شریک ہوئے

عبد شمس اور نوفل کے خلاف اس معاہدہ میں شریک نہیں ہوئے ۳

دیت :

عبدالمطلب نے جب غیبی اشارہ کی بنا پر چاہ زمزم کے برآمد کرنے کے لیے زمین کھودنی شروع کی تو یہ منت مان لی تھی کہ میرے دس لڑکے ہو جائیں گے تو ایک لڑکے کو خدا کے نام پر ذبح کر دوں گا ! خدا کا فضل و کرم تھا کہ عبدالمطلب کے دس لڑکے ہوئے عبدالمطلب نے اپنی منت پوری کرنے کے لیے قرعہ ڈالا، قرعہ میں عبد اللہ کا نام نکلا۔ عبدالمطلب نے چھری ہاتھ میں لی اور

۱ ابن سعد ج ۱ ص ۲۹ ۲ ایضاً ۳ ابن سعد ص ۵۱ صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی یہی صورت ہوئی کہ بنو خزاعہ آنحضرت ﷺ کے حلیف ہو گئے آنحضرت ﷺ اس وقت آل ہاشم اور آل مطلب کے واحد نمائندہ تھے اس وقت بھی عبد شمس اور نوفل کی اولاد فریق مخالف کے ساتھ تھی۔

عبداللہ کو مذبح کی طرف لے جانے لگے تو عبداللہ کی بہنوں نے شور مچایا۔ عبدالمطلب کے دوست احباب بھی آڑے آئے، یہ مشکل تمام عبدالمطلب کو اس پر آمادہ کیا کہ عبداللہ کے فدیہ میں اونٹ ذبح کر دیے جائیں، طے یہ ہوا کہ فال نکالنے کے قاعدہ کے بموجب دس اونٹ اور عبداللہ کے ناموں میں قرعہ ڈالا جائے اگر پہلی مرتبہ اونٹوں کے نام پر قرعہ نہ نکلے تو دس اونٹ اور بڑھائے جائیں اور اس طرح دس دس اونٹ بڑھائے جاتے رہیں یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام پر نکلے تو جس تعداد پر قرعہ اونٹوں کے نام پر نکلے اونٹوں کی اتنی ہی تعداد بطور فدیہ ذبح کی جائے۔ اس قرارداد پر عمل کیا گیا اور اتفاق ایسا ہوا کہ جب سواونٹ اور عبداللہ کے درمیان قرعہ ڈالا گیا تو اونٹوں کے نام کا قرعہ نکل آیا عبدالمطلب نے فوراً تعمیل کی۔ سواونٹ بطور فدیہ صفا اور مروہ کے درمیان ذبح کر دیے۔

استسقاء :

کئی سال گزر گئے مکہ میں بارش نہ ہوئی، کنوئیں خشک ہونے لگے مکہ کے باشندے سخت پریشان تھے مخزمہ بن نوفل زہری کا بیان ہے کہ ان کی والدہ رقیقہ بنت ابی صیفی بن ہاشم جو عبدالمطلب کی بھتیجی تھیں اور ہم عمر بھی تھیں، انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ نبی آخر الزماں (ﷺ) کی ولادت ہو چکی ہے پھر اس نے ایک شخص کا حیلہ بتایا اور کہا کہ اس حیلہ کا جو آدمی تمہارے یہاں ہو اس سے کہو کہ وہ مکہ کے ہر ایک خاندان کے ایک ایک آدمی کو ساتھ لے اور یہ سب لوگ نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہن کر پہلے حرم میں جائیں، وہاں حجر اسود کو بوسہ دیں پھر کوہ ابو قیس کی چوٹی پر پہنچ کر دعا مانگیں، یہ شخص دعا مانگے سب آدمی آمین کہیں۔

رقیقہ کا بیان ہے کہ عبدالمطلب کا یہی حیلہ تھا جو خواب میں بتایا گیا لہذا عبدالمطلب کو بتایا گیا کہ وہ خواب کے اشارہ کی تعمیل کریں، عبدالمطلب نے پورے اہتمام سے تعمیل کی اور اپنے پوتے (محمد ﷺ) کو بھی ساتھ لیا ۲۔ ابو قیس پر پہنچ کر دعا مانگی ابھی یہ دعا مانگ رہے تھے کہ بادل آسمان پر چھا گئے پھر زور کی بارش برسی، سرزمین مکہ جل تھل ہو گئی ۳۔

۱۔ ابن سعد ص ۵۳ ۲۔ خواجا ابوطالب نے اپنے قصیدہ میں آنحضرت ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے اس کی تفصیل حصہ سیرت میں آئے گی ان شاء اللہ ۳۔ ابن سعد ج ۱ ص ۵۲

عبدالمطلب کے بعد خواجہ ابوطالب اور حق سقایہ :

آنحضرت ﷺ کی عمر تقریباً آٹھ سال تھی جب عبدالمطلب کا انتقال ہوا عبدالمطلب کے جانشین ابوطالب قرار دیے گئے۔ خدمت سقایہ ان کے سپرد ہوئی ابوطالب اخلاق اور کمالات میں سب بھائیوں سے ممتاز تھے مگر دولت میں کم تھے، حج کا زمانہ آیا تو ہاتھ خالی تھے اور خدمت سقایہ کے لیے دس ہزار کی ضرورت تھی انہوں نے یہ رقم اپنے بھائی عباس سے ایک سال کے وعدہ پر قرض لی، دوسرا سال آگیا قرض ادا نہ ہو سکا اور مزید خرچ کی ضرورت پیش آگئی تو بھائی عباس سے پھر ایک سال کے لیے چودہ ہزار قرض لیے مگر اس مرتبہ عباس نے یہ طے کر لیا کہ اگر آئندہ سال تک یہ رقم ادا نہ ہو سکے تو آپ خدمت سقایہ میرے حوالہ کر دیں۔ خواجہ ابوطالب نے یہ شرط منظور کر لی پھر یہ اتفاق ہوا کہ ابوطالب ادائیگی قرض کا انتظام نہ کر سکے تو حسب وعدہ خدمت سقایہ عباس کے حوالے کر دی! (جاری ہے)

(ماخوذ از سیرت مبارکہ ”محمد رسول اللہ“ ﷺ ص ۱۳۱ تا ۱۴۲ ناشر کتابستان دہلی)



جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی امور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دائرہ الاقامہ (ہوسٹل) اور درس گاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹینکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے۔ (ادارہ)

۱۔ البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۲۴۷ آنحضرت ﷺ نے اس کا احترام فرمایا چنانچہ فتح مکہ کے بعد بھی یہ خدمت سقایہ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے نام پر ہی باقی رکھی (صحاح)

مجاہدین اسلام کے لیے خاص دعائیں

قطب الاقطاب عالم ربانی محدث کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں
عنوانات و تزیین ، حاشیہ و نظر ثانی بتغیر یسیر : حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب



حضرت شریح بن عبید الحضرمیؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے زبیر بن ولید کو یہ بتلاتے ہوئے سنا کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب جہاد یا سفر پر تشریف لے جاتے اور رات کا وقت ہو جاتا تو یہ دعا پڑھتے

”يَا اَرْضُ رَبِّي وَرَبِّكَ اللَّهُ اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيكَ وَشَرِّ مَا دَبَّ عَلَيْكَ
اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ اَسَدٍ وَّ اَسْوَدٍ وَّ حَيَّةٍ وَّ عَقْرَبٍ وَّ مِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ
وَمِنْ شَرِّ وَاٰلِدٍ وَّ مَا وَاَلَدَ“ ۱ (تہذیب الکمال فی الزبیر بن ولید الشامی ج ۲ ص ۲۱۵)

ابو القاسمؒ نے فرمایا ” وَمَا وَاَلَدَ “ سے مراد ” ابلیس “ ہے اور ابو القاسمؒ حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں

بہر حال اللہ پاک کی طرف توجہ کرنا اور ایسی دعاؤں کا پڑھتے رہنا کہ جن میں بڑی تاثیرات دیکھی گئی ہوں بہت بڑے نفع کا حامل ہے لہذا چند دعائیں تحریر کیے دیتا ہوں کیونکہ ان میں کثیر نفع کی امید ہے چنانچہ کتب میں مذکور ہے کہ ابن حاتم روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے معرکہ بدر کے موقع پر ” شَاهَتِ الْوُجُوهُ اَللّٰهُمَّ اَرْعَبْ قُلُوْبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ “ ۲ پڑھا

۱ ترجمہ : ” اے زمین میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تیرے شر سے اور تیرے اندر کی چیزوں کے شر سے اور تجھ پر ریگنے والوں کے شر سے، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ہر شیر کے شر سے اور ہر بڑے چھوٹے سانپ اور بچھو کے شر سے اور بستی میں رہنے والے کے شر سے اور ہر جننے والے اور جو کچھ اس نے جنا اس کے شر سے“
۲ ترجمہ : ” چہرے بگڑ جائیں اے اللہ ان کے دلوں میں رعب ڈال دے اور ان کے قدم اکھڑ دے“

اور سنگریزے اٹھا کر دشمن کے لشکر کی دائیں بائیں اور پشت کی جانب ڈال دیے پس دشمن کے دفعیہ اور شکست میں اس کے عظیم اثرات نمودار ہوئے ! ! حق تعالیٰ نے کلام مجید میں ارشاد فرمایا ہے ﴿ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ﴾ ۱ یعنی ” آپ نے نہیں مارا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مارا“ اور جبکہ مجاہدین اسلام پوری طرح راہِ حق میں اس کے دینِ متین کی خاطر سر ہتھیلی پر رکھ کر باری تعالیٰ کے حضور حاضر ہیں تو مناسب ہوگا کہ اس طرح کر لیں کہ (مذکورہ بالا) آیتِ مبارکہ

﴿ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ﴾ چند بار بعدِ طاق پڑھ لیں کہ یہ آیتِ مبارکہ سے توسل ہوگا اور تبرک بھی پھر (مذکورہ بالا) شَهِتَ الْوُجُوهُ اَللّٰهُمَّ ارْزِعْ قُلُوْبَهُمْ وَزَلِّزِلْ اَقْدَامَهُمْ پڑھیں اور مسنون طریقہ کے مطابق عمل کر کے فَاَرَكَا آغا کریں

(۲) ریڈیائی (ایٹمی) اثرات اور زہریلی گیسوں کے ضرر سے حفاظت کے لیے ہر نماز کے بعد تین بار یہ دعا پڑھ لیا کریں

” بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ “
نیز اس مبارک دعا کے فوائد میں ایک واقعہ سیف من سیوف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف بھی منسوب ہے ۲

۱۔ سورة الانفال : ۱۷

۲۔ عراق میں حیرہ کے مقام پر ایاس بن قَبِیْصَةَ اور عمرو بن عبدالمسیح (عیسائی) حضرت خالدؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے عمرو بن عبدالمسیح کی عمر کئی سو سال تھی عمرو بن عبدالمسیح کے خادم کے ساتھ ایک تھیلی تھی آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے ؟ بولا سُمُّ سَاعَةَ (نی الفور ہلاک کر دینے والا زہر سائی نائٹ) ہے ! ! آپ نے اس سے زہر لے کر یہ دعا پڑھی

” بِسْمِ اللّٰهِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ وَرَبِّ الْاَرْضِ وَ السَّمَآءِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ “
(البدایة و النہایة ج ۳ ص ۴۰۳ ، الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۲۹۹)

اور زہر نگل لیا کچھ بھی نہ ہوا

(۳) آگ خاص طور پر نیپام بم وغیرہ کے نقصانات سے تحفظ کے لیے مندرجہ ذیل آیات مبارکہ ہر روز ایک بار یا ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کریں علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ الدمیری نے حیاۃ الحيوان میں ذکرِ شاة کے ذیل میں ابو زرعہ رازی رحمہ اللہ سے ایک قصہ عجیبہ نقل کیا ہے (جس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے)

”ذَالِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ . وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ . وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهُ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ . وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا . وَقَضَى رَبُّكَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ . تَنْزِيلًا مِمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى الْكَرِيمِ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ . إِنْ يَأْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالْنَا آتَيْنَا طَائِعِينَ . وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعَمُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ . وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ فَو رَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ“

(۴) ہر قسم کی حفاظت کے لیے یہ دعا ہر روز ایک بار یا ہر نماز کے بعد پڑھیں

علامہ دمیری نے ذکرِ شاة میں اس کی عجیب تاثرات ذکر فرمائی ہیں

”وَلَا يُوَدُّهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ . وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً . وَلَا تَصْرُوهُ شَيْئًا إِنَّ رَبِّي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيفٌ . قَالَ اللَّهُ خَيْرَ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ . لَهُ مُعَقَّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ . إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ . وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ . وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا . وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ وَحَفِظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ . وَحَفِظْنَا ذَالِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ“

وَرَبِّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيفٌ . اَللّٰهُ حَفِيفٌ عَلَيْهِمْ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ
 وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيفٌ وَاِنَّ عَلَيْنَا لَلْحَافِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ
 اِنَّ كُلَّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ . اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ
 وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ فَعَالٌ لَّمَّا يَرِيْدُ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ
 فِرْعَوْنٌ وَ ثَمُوْدُ بَلِ الْاٰذِيْنَ كَفَرُوْا فِى تَكْذِيْبٍ وَّ اَللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُحِيْطٌ
 بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ فِى لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ “

(۵) حَسْرَاتُ الْأَرْضِ (کیڑے کھڑوں) سے حفاظت کے لیے یہ دعا صبح و شام پڑھیں

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝

حدیث شریف میں آتا ہے کہ یہ دعا بچھو سے حفاظت کے لیے ہے چونکہ کلماتِ دعا عام ہیں
 لہذا اللہ پاک سے عام نفع کا طلبگار رہنا چاہیے کہ حق تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھیں، ان شاء اللہ بقدرِ نیت
 اس کی برکات کا مشاہدہ کریں گے جو بھی راہِ حق میں برسرِ پیکار ہے حق تعالیٰ اس کا حامی و ناصر ہو، آمین



قطب الاقطاب عالم ربانی محدث کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہ
 کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے جا سکتے ہیں

<http://www.jamiamadniajadeed.org/maqalat>

خطبات سید محمود میاںؒ

(۴)

محمود الملة والدين شيخ الحديث حضرت مولانا سيد محمود ميان صاحبؒ
جامعہ مدنیہ جدید کی مسجد حلد میں جمعہ کا بیان فرمایا کرتے تھے جن کی ریکارڈنگ جامعہ کے استاذ
مفتی محمد فہیم صاحب کرتے تھے، ان بیانات کی افادیت کے پیش نظر انہیں ماہنامہ انوارِ مدینہ کے
ذریعہ ہر ماہ حضرتؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچانے کا اہتمام کیا جا رہا ہے
اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

تین آدمی جن کا ثواب دُگنا ہوتا ہے

﴿ افادات : شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ ﴾

عنوانات و نظر ثانی : ڈاکٹر محمد امجد

(۶ رجب الثانی ۱۴۳۵ھ / ۷ فروری ۲۰۱۴ء)



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَا بَعْدُ!

آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا ہے تین آدمی ایسے ہیں جن کو دُگنا ثواب ملتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو ڈبل اجر
اور ثواب دیتے ہیں، ان میں ایک آدمی وہ ہے الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ کہ اس کی باندی ہو، پہلے
زمانے میں باندیوں کا رواج تھا، غلاموں کا رواج تھا اسلام سے بھی پہلے، کافروں کے یہاں اور
مسلمانوں کے یہاں بھی اسلام کے آنے سے پہلے جو پہلے نبیوں کی اُمتیں تھیں ان میں بھی تھا اور
کافروں میں تو بہت پہلے سے کئی ہزار سال سے غلام بنانے کا اور باندی بنانے کا رواج چلا آ رہا ہے
غلام اور باندی پر وہ لوگ بہت ظلم کرتے تھے جیسے گھوڑے گدھے ہوتے ہیں اس سے بھی برا سلوک اور
وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ جانور ہیں ہمارے چوپائے ہیں ان سے کام جانوروں کی طرح لینا ہے، کھانے کو ملا

دے دیا، نہیں تو نہیں اور سوکھے گلڑے ڈال دیے، یہ چلتا تھا ! یہ صدیوں سے چلا آ رہا تھا جب نبی علیہ السلام تشریف لائے ہیں تو یہ رواج عرب میں بھی تھا یہ رواج روم میں بھی تھا یہ رواج ایران میں بھی تھا ہندوستان میں بھی تھا چین میں بھی تھا پوری دنیا میں تھا اس وقت، نبی علیہ السلام نے آ کر غلاموں کے ساتھ ظلم اور زیادتی، اور باندیوں کے ساتھ ظلم اور زیادتی کو ختم کیا اور غلام بنانے کے رواج کو بھی ختم کرنے کی کوشش شروع فرمادی، جب تک یہ رواج ختم نہیں ہوتا اس وقت تک ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو، کوشش شروع کر دی آہستہ آہستہ، اب آپ دیکھیں کہ یہ رواج دنیا میں نہیں ہے، مسلمانوں کے یہاں بالکل نہیں ہے یہ نبی علیہ السلام کی اس مہم کی برکت سے ختم ہو گیا جو آپ نے چلائی تھی !

(غلام اور باندیاں بنانے کا رواج) شروع انہوں نے کیا تھا کافروں نے تو جب آپ نے یہ مہم چلائی تو اس میں پھر یہ باتیں ارشاد فرمائیں کہ ایک آدمی وہ ہے کہ جس کے پاس باندی ہو فَبِعَلِّمَهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا او کما قال علیہ السلام کہ اس کو تعلیم دلائے باندی کو تعلیم دلائے ! جب باندی کو تعلیم دینے کی نبی علیہ السلام تحریض فرما رہے ہیں اور ابھار رہے ہیں کہ دلاؤ تو آزاد عورتوں اور لڑکیوں کو تعلیم دلوانا کتنی ضروری ہے ؟

اسلام عورتوں کو تعلیم سے نہیں روکتا :

یہ جو کہتے ہیں کہ اسلام عورتوں کو تعلیم سے روکتا ہے علم سے روکتا ہے، یہ جہالت کی باتیں ہیں جو لوگ اسلام کے دشمن ہیں وہ ایسی باتیں کرتے ہیں، اسلام نے اگر روکا ہوتا تو نبی علیہ السلام یہ بات ارشاد نہ فرماتے ! تو جب باندی جیسی عورت کو آپ تعلیم کی ترغیب دے رہے ہیں تو آزاد عورتوں کے لیے تو تعلیم اور بھی ضروری ہے، جب ایک آدمی اپنی باندی کو تعلیم دلائے گا تو کیا اپنی بیٹی یا بہن کو نہیں دلائے گا، اپنی بیوی کو جاہل رکھنا پسند کرے گا، ظاہر ہے وہ ان کو تعلیم دلاتا ہے اسی لیے نبی علیہ السلام فرما رہے ہیں جیسے انہیں تعلیم دلاتے ہو تو ایسے ہی باندیوں کو بھی تعلیم دلاؤ، اس کو بھی برابر کرواؤ نچا کرو

اس کو ذلیل گرا پڑا جیسے سمجھا جاتا تھا کہ نہ اسے سکھایا نہ پڑھایا نہ لکھایا نہ کھانے کے آداب نہ پہننے کے نہ اوڑھنے کے کچھ نہیں، بس ایک جانور کی طرح ان سے سلوک کرتے تھے ایسے ہی وہ پل پل کر مر رہے جاتی تھی، اب بس ! نہیں ایسے نہیں کرنا، فرمایا مالک اس کو بھی تعلیم دلائے !

باندیوں کو بھی اعلیٰ تعلیم دلاؤ :

اور ایسی تعلیم دلائے جیسی اپنی بچیوں کو دلاتا ہے کیونکہ آگے فرمایا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا اعلیٰ تعلیم دلائے، جو تعلیم اس کی زندگی میں اور اس کی آخرت میں دونوں میں کام دے اے علم کے زیور سے آراستہ کرے کیونکہ صرف دنیاوی تعلیم وہ تو کافر بھی دیتے ہیں اپنی عورتوں کو، وہ تو کمال نہیں ہے کہ بڑے بڑے سکول اور کالجوں پڑھا لو تو اس سے دنیا کا تو فائدہ ہوگا لیکن آخرت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا نہ دین کا فائدہ ہوگا وہ تو کافر بھی دلاتے تھے ! روم کے بادشاہ بھی دلاتے تھے، مصر کے بادشاہ بھی دلاتے تھے، ایران کے بادشاہ بھی اپنی عورتوں کو پڑھاتے لکھاتے تھے لیکن وہ تعلیم اسلامی تعلیم کے مقابلے میں نیچے تھی، اس کا فائدہ اور اس کا مفاد ماڈی تھا، روحانی فائدہ اس تعلیم میں نہیں تھا اور صرف دنیا میں تھی بس !! موت کے بعد آخرت میں اس کا کوئی فائدہ نہیں تھا، اس میں نماز نہیں سکھاتے، اس میں پاکی ناپاکی نہیں سکھائی جاتی، اس میں حلال اور حرام کی تمیز نہیں سکھائی جاتی، اس میں حقوق نہیں بتائے جاتے کہ ماں باپ کا کیا حق ہے اور چھوٹوں کا کیا حق ہے ؟

آپ کا کیا خیال ہے کہ آکسفورڈ یونیورسٹی جو انگلینڈ میں ہے اور امریکہ کی جو بڑی بڑی یونیورسٹیاں ہیں ان میں ماں باپ کے بارے میں تعلیم اور ادب سکھایا جاتا ہے ؟ پتا ہی نہیں ہوتا، وہاں کے پروفیسرز کو بھی پتا ہوتا کیونکہ وہاں کے پروفیسر کوئی سکھ ہے کوئی ہندو ہے کوئی یہودی ہے تو کوئی عیسائی ہے کئی مسلمان بھی ہیں، ان کا یہاں استادر کھنے کا معیار کچھ اور ہے، نہ اسے ماں کی تمیز، نہ باپ کی، نہ بڑے کی، نہ چھوٹے کی، کوئی آداب انہیں معلوم نہیں، تو یہ بہت ادھوری تعلیم ہے ان کی، جو علوم اس وقت بھی پڑھائے جاتے تھے اسلام نے ان کو بھی اپنایا اور ان کے ساتھ یہ اضافہ کیا کہ

روحانی تعلیم بھی دو ! صرف دنیاوی اور مادی نہیں بلکہ اخروی اور روحانی تعلیم کا اضافہ کر دیا تاکہ دونوں طرح کا فائدہ ہو ! !

تو نبی علیہ السلام ان دونوں فائدوں کی تعلیم دے رہے ہیں کہ باندی کو بھی یہ دونوں چیزیں سکھائے جو بھی اعلیٰ تعلیم جس کو کہتے ہیں وہ اس کو دلائے جیسے اپنی بیٹی کو دلاتا ہے چنانچہ صحابہؓ نے اس پر عمل کیا، صحابہ میں خود ایسے بہت سے تھے جو غلام تھے، بعض صحابہ ایسے ہیں جو خود غلام تھے ان کو اسلام نے آزادی دلائی لیکن جس طرح ہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ادب اور احترام کرتے ہیں ایسے ہی اُس صحابی کا بھی کرتے ہیں جو پہلے غلام تھے کوئی فرق نہیں کرتے، اگر کوئی اس صحابی کی گستاخی کرے گا تو جاہل آدمی بھی اس کے سر پر اینٹ مارے گا، جو صحابی غلام تھے اور وہ آزاد ہوئے اور صحابی ہیں ان کی بھی تو ہیں کوئی ادنیٰ مسلمان برداشت نہیں کرے گا ! اگر کوئی دوسرا تو ہیں کرے گا تو اس کے سر پر اینٹ مار کے پھاڑ دے گا جیسے اسے غصہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تو ہیں پر آتا ہے ایسے ہی اس کو غلام صحابی کی تو ہیں پر بھی غصہ آتا ہے !

صحابہؓ کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھنا :

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے کتنی محبت ہے لوگوں کے دلوں میں ان کا نام پر لوگ اپنے بچوں کا نام بلال رکھتے ہیں ! جاہل لوگ بھی رکھتے ہیں اور اتنی محبت کرتے ہیں غلام صحابی سے ! حضرت زید رضی اللہ عنہ غلام تھے ان کے نام پر دنیا اپنے بچوں کے نام رکھتی ہے اور فخر کرتے ہیں سعادت سمجھتی ہے، اسلام نے اتنی عزت دی اتنی عزت دی کہ ان پر سے غلامی کا دھبہ مٹا کر رکھ دیا کہ خبردار ان کو اس نظریے سے کوئی نہ دیکھے، اس آنکھ سے انہیں کوئی نہ دیکھے چنانچہ ان (غلام) صحابہ کو اور (دوسرے) صحابہ کے برابر درجہ ملا ! !

اسلامی یونیورسٹی کا معیار :

”صفہ“ جو آپ نے یونیورسٹی قائم کی مدینہ منورہ میں اور دوسری ”دارالقرم“ مکہ مکرمہ میں،

ان دونوں میں آزاد بھی تھے کیونکہ بین الاقوامی یونیورسٹی تھی اس میں روم کے طالب علم بھی تھے اس میں عجم کے بھی تھے اس میں یمن کے بھی تھے اس میں مصر کے بھی تھے ! اور سب کو پڑھاتے تھے، اس میں آزاد اور غلام دونوں تھے، یہ نہیں تھا کہ اس جگہ آزاد بیٹھیں گے اور وہاں غلام بیٹھیں گے نیچے، دونوں ایک ساتھ بیٹھتے تھے، دونوں کو تعلیم دی تو بہت بڑا معیار قائم کیا !

باندیوں کو بھی اعلیٰ ادب سکھاؤ :

تو فرمایا کہ جس کے گھر میں کوئی باندی ہو اسے صرف تعلیم ہی نہیں بلکہ اعلیٰ تعلیم دے، فرمایا
 فَيُحَسِّنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحَسِّنُ أَدَبَهَا اعلیٰ ادب سکھائے، آداب بھی سکھائے، گھر کی صفائی
 کیسے ہوتی ہے ؟ گھر میں اوڑھنا پہننا کیسے ہے ؟ اٹھنا بیٹھنا کیسے ہے ؟ لباس پوشاک کیسی ہے ؟
 باورچی خانہ کیسے رکھنا ہے ؟ گھر کیسے سنبھالنا ہے ؟ اندر کے کام کس طرح کرانے ہیں ؟ باہر کے کام
 کیسے کرانے ہیں ؟ اور فرمایا ان کو اعلیٰ تعلیم دی ادب کی، بڑے چھوٹے کا ادب بھی سکھایا، اٹھنا بیٹھنا
 بھی سکھایا جیسے اپنی بیٹیاں گھر میں ہیں ایسے ہی انہیں بھی کر دیا پتہ ہی نہیں چلتا، اٹھنے بیٹھنے میں سنورنے
 میں ان جیسی لگتی ہیں ! اکنامک کالج میں ان کو پڑھایا کیونکہ میری بیٹی یا میری بہن جاتی تو اس کو بھی
 پڑھاؤں، کوئی بڑا مہنگا کالج ہے وہاں لڑکیوں کو بہت ہنر سکھا جاتا ہے سینا پرونا اور یہ دستکاریاں بہت
 مہنگی اس کی فیسیں تیس تیس چالیس ہزار ہوتی ہیں اور اس کے جو اور خرچے ہوتے ہیں وہ اس
 کے علاوہ ملا کر، مالدار لوگ پڑھا سکتے ہیں ہر آدمی نہیں پڑھا سکتا اس میں، لیکن بہت ہنر سیکھتی ہیں
 اس میں لڑکیاں بڑی ماہر ہوتی ہیں ! تو فرمایا اگر ضرورت پڑے تمہاری بچیاں اس کالج میں پڑھتی ہیں
 تو اس باندی کو بھی اسی میں پڑھانا ہے، نبی علیہ السلام ہمیں یہ ترغیب دے رہے ہیں !

اب جب اسے سب کچھ سکھا دیا تو آپ آج کے دور میں اس حساب سے سوچیں اگر اعلیٰ تعلیم
 دلائی تو پانچ سال دس سال جتنا عرصہ بھی دلائی لاکھوں روپیہ خرچ ہو چکا ہوگا یا نہیں ہوگا ؟ اور پھر
 اس کو کڑھائی سلوائی سکھائی اس پر بھی بہت خرچ ہوگا کیونکہ وہ کالج والے کہتے ہیں یا سکول والے کہ

آج فلاں کپڑا لانا ہے آج اس طرح کالا لانا ہے آج اس طرح کالا لانا ہے تو وہ لانا پڑتا ہے تو مالدار کے علاوہ عام آدمی پڑھا بھی نہیں سکتا ان کالجوں میں بچیوں کو، اب اس میں جب پڑھائے گا اور اگر اس کی بچیوں نے میڈیکل کیا اور اس نے اس باندی کو بھی میڈیکل کروایا تو کتنا روپیہ خرچ ہوگا؟ اتنا کچھ خرچ کرو باندی پر جیسے اپنے پر خرچ کرتے ہو اپنی بیٹی پر یا بہن پر، یہ ترغیب دے رہے ہیں رسول اللہ ﷺ پھر جب خرچ کر دیا تو اب لاکھوں روپے خرچ ہو گیا گھر میں ایک بہت ہنرمند سلیقہ مند عورت موجود ہے! باندیوں کو آزاد کر دو:

پھر فرمایا نَمَّ يُعْتَقُهَا! یہ سب کچھ سکھانے کے بعد اس کو آزاد کر دو! اب دنیا کے ماہر جو ہیں ماہر اقتصادیات اکا نوکس کے ماہر وہ تو اس مشورے کو نہیں مانتے نہ تسلیم کرتے ہیں، وہ یہ کہیں گے کہ جب آپ نے اس کو اتنا پڑھایا اتنا لکھایا اتنا سکھایا اتنا پیسہ خرچ کیا تو اب اسے آزاد کرنا یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا یہ تو گھانا ہی گھانا ہے! آزاد ہی کرنا تھا تو پہلے دن کر دیتے، اتنا لکھا پڑھا کر پیسہ خرچ کر کے، گاڑی بھی گئی پٹرول بھی پھونکا سب کچھ کیا اسے کالج سے لائے لے گئے سب کچھ کیا، جس وین میں تمہارے بچے آتے جاتے تھے اسی میں یہ بھی آئی گئی سب کچھ کیا، اب اسے آزاد کرتے ہو تو ہمارے نقطہ نظر سے جو ہم نے اسکولوں میں کالجوں میں اعلیٰ تعلیم پڑھی ہے اور وزیر خزانہ پاکستان اسحاق ڈار بھی یہ کہے گا میری سمجھ میں یہ فلسفہ نہیں آیا اسے اب کیوں آزاد کر رہے ہو؟ اتنا پیسہ خرچ کرنے کے بعد آزاد کون کرتا ہے اسے تو رکھنا چاہیے! تو یہ وہی کہہ رہا ہے جو اس نے یہودیوں اور عیسائیوں کے اسکولوں اور کالجوں میں پڑھا ہے وہ یہی کہیں گے کہ اسے چھوڑنا تو حماقت ہے بیوقوفی ہے، اتنا پیسہ لگا دیا، یا تو لگاتے ہی نہ اور اگر آزاد ہی کرنا تھا تو شروع میں کر دیتے اتنا خرچ کر کے آزاد کیوں کر رہے ہو؟ تو دنیاوی نقطہ نظر سے تو یہ بات بالکل صحیح ہے یہ مشورہ بھی صحیح ہے، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ جو آپ کے ہوں گے آپ رکھیں بڑا اگر آپ کا صنعتی کاروبار ہو کچھ ہو تو وہ بھی آپ کو یہی مشورہ دے گا کہ نہیں، یہ تو آپ کا خسارہ ہی خسارہ ہے لیکن رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں انہیں آزاد کر دو!!

رسول اللہ ﷺ کی دوراندیشی :

کیونکہ یہاں بہت دور کی نگاہ ہے حضرت رسول اللہ ﷺ کی دوراندیشی ان کی نگاہ سے بہت آگے ہے جس کا فائدہ بہت بڑا ہے اور وہ کیا فائدہ ہے ؟ وقت بھی پورا ہو گیا ہے بلکہ ایک دو منٹ اور پر ہو گئے ہیں وہ ان شاء اللہ نے چاہا تو آئندہ بتائیں گے، اللہ ہمیں دین کی سمجھ بھی دے اور عقل بھی دے، عمل کی توفیق بھی دے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اور ان کا ساتھ نصیب فرمائے وَ آخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ



حضرت نعیم الدین صاحب
مولانا نواز خورشید
شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ
وجامعہ دارالتقویٰ لاہور

کافی عرصہ بعد منظرِ عام پر

حدیث اور اہلحدیث

جدید دیدہ زیب نازل کے ساتھ

مولانا نواز خورشید
ناشر و فاق المدارس العربیہ پاکستان
فاصل جامعہ مدنیہ لاہور

For Online Order
0321-4432106

حافظ فہد اعوان
مکتبہ تہذیبیہ
الفضل مارکیٹ ۱۴۰ - اردو بازار لاہور

قسط : ۴ ، آخری

فضیلت کی راتیں

﴿ حضرت مولانا نعیم الدین صاحب، اُستاذ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور ﴾



شب جمعہ کی فضیلت :

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے :

لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ غَرَاءٌ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ أَزْهَرُ ل

”جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکتا دن ہے“

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا :

خَمْسٌ لَيْالٍ لَا يُرَدُّ فِيهِنَّ الدُّعَاءُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَأَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ وَلَيْلَةُ
النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَتَا الْعِيدِ. ۲

”پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں کی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی : (۱) شب جمعہ

(۲) رجب کی پہلی رات (۳) شعبان کی پندرہویں شب (۴) عید الفطر کی رات

(۵) عید الاضحیٰ کی رات“

☆ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

بَلَّغْنَا أَنَّكَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ فِي خَمْسٍ لَيْالٍ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ

الْأَضْحَى وَلَيْلَةِ الْفِطْرِ وَأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ وَلَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ. ۳

۱ شعب الایمان ج ۳ ص ۳۷۵ ، فضائل الاوقات للامام البیہقی ص ۱۰۵ ، مشکوٰۃ ص ۱۴۱

۲ شعب الایمان ج ۳ ص ۳۴۲ فضائل الاوقات ص ۳۱۲ ، مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۳۱۷

۳ شعب الایمان ج ۳ ص ۳۴۲ ، سنن کبریٰ ج ۳ ص ۴۱۹ ، لطائف المعارف ابن رجب الحبلی ص ۱۴۴

”ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یوں کہا جاتا تھا کہ پانچ راتوں میں دعا قبول ہوتی ہے
(۱) شب جمعہ (۲) عید الاضحیٰ کی رات (۳) عید الفطر کی رات (۴) رجب کی پہلی
رات (۵) اور شعبان کی پندرہویں شب“

مذکورہ احادیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ شب جمعہ اور رجب کی پہلی رات اس لحاظ سے فضیلت کی
حامل ہیں کہ ان میں کی جانے والی دعائیں قبول ہوتی ہیں لہذا جو لوگ شب زندہ دار ہوں انہیں چاہیے
کہ وہ ان راتوں میں خلوص کے ساتھ دعا میں مشغول ہوں البتہ چونکہ صحیح احادیث میں ان راتوں کی
کوئی مخصوص و متعین عبادت نہیں آئی اس لیے اپنی طرف سے کسی خاص عبادت کا ان راتوں میں معمول
نہ بنائیں !!!

شب جمعہ کی ایک خاص فضیلت :

جمعہ کی اس فضیلت کے ساتھ ساتھ کہ یہ ایک روشن رات ہے اور اس میں دعائیں قبول
ہوتی ہیں ایک دوسری فضیلت اور بھی ہے وہ یہ کہ جو مسلمان اس رات فوت ہوتا ہے وہ ایک تو منکر و تکبر
کے سوال و جواب سے محفوظ رہتا ہے دوسرے وہ عذابِ قبر سے مامون ہو جاتا ہے اُسے عذابِ قبر
نہیں ہوتا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ .
”جو کوئی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے قبر کے فتنہ
سے محفوظ فرمادیتے ہیں“

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ أُجِيرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَلَيْهِ طَابِعُ الشَّهَادَةِ . ۲

۱۔ سنن ترمذی ج ۱ ص ۱۰۵ باب ماجاء فی من یموت یوم الجمعة ، مُسند احمد ج ۲ ص ۱۶۹ ،

مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۲۱ ۲ شرح الصدور ص ۲۰۹ باب مَنْ لَا يَسْتَلُ فِي الْقَبْرِ

”جو مسلمان جمعہ کے دن یا شبِ جمعہ میں فوت ہو جاتا ہے اُسے عذابِ قبر سے پناہ دے دی جاتی ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اُس پر شہیدوں کی مہر ہوگی“

☆ حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

مَا مِنْ مُسْلِمٍ أَوْ مُسْلِمَةٍ يَمُوتُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَفِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَلَقِيَ اللَّهَ وَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ وَجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهُ شُهُودٌ يَشْهَدُونَ لَهُ بِالْجَنَّةِ أَوْ طَائِعٍ ۱

”جو مسلمان مرد یا عورت شبِ جمعہ میں یا جمعہ کے دن فوت ہوتا ہے وہ عذابِ قبر اور فتنۂ قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اُس پر کسی قسم کا حساب نہیں ہوگا اور قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اُس کے ساتھ گواہ ہوں گے جو اُس کے لیے جنت کی گواہی دیں گے یا مہر ہوگی“

شبِ جمعہ کی یہ فضیلت جمعہ کے دن اور رمضان المبارک میں فوت ہو جانے والے شخص کے لیے بھی ثابت ہے چنانچہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا رمضان المبارک میں فوت ہو جائے اُسے بھی عذابِ قبر نہیں ہوتا ! مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر پیش آنے والے بعض سوالوں کا جواب بھی ذکر کر دیا جائے۔

(1) سوال : شبِ جمعہ، جمعہ کے دن اور رمضان المبارک میں مرنے والے

کو صرف ان ایام میں عذاب نہیں ہوتا یا قیامت تک معافی مل جاتی ہے ؟ ؟

جواب : مومن کو قیامت تک معافی مل جاتی ہے !

(2) سوال : ان ایام میں تو سود خورشراہی اور بدکار بھی مرتے ہیں کیا اُن سے بھی

عذابِ قبر مرتفع ہو جاتا ہے ؟

جواب : اس سوال کے مندرجہ ذیل جواب ہو سکتے ہیں :

(۱) دوسری نصوص کے پیش نظر اس حدیث میں اجتناب عن الکبائر کی قید ہے

لہذا جو کبائر سے بچتا ہوگا وہی عذابِ قبر سے بچے گا !

(ب) بعض بدکار بلا حساب بھی جنت میں جائیں گے جن کے لیے یہ سعادت

مقدر ہے ان ایام میں صرف ان ہی کی موت واقع ہوتی ہے !

(ج) ان ایام میں موت سے صرف عذابِ قبر معاف ہے عذابِ آخرت نہیں !

اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ان ایام کی برکت کے سوا کسی اور عمل کی بدولت

عذابِ قبر سے بچ گیا تو آئندہ منازل سہل ہوں گی ! ! !

(3) سوال : ان ایام میں تو کافر بھی مرتے ہیں تو کیا وہ بھی عذابِ قبر سے محفوظ

ہو جاتے ہیں ؟

جواب : ان ایام میں اگر کافر مر جائے تو اُسے صرف ان ایام میں عذابِ قبر

نہیں ہوتا ان کے بعد شروع ہو جاتا ہے ! ! !

(4) سوال : اگر کوئی فوت تو جمعرات کے دن میں ہو اور اُس کی تدفین جمعہ

یا جمعہ کے دن عمل میں آئی تو کیا اُس سے بھی عذابِ قبر مرتفع ہو جائے گا ؟

جواب : یہ وعدہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں موت پر ہے دفن پر نہیں

البتہ عذابِ قبر چونکہ دفن کے بعد شروع ہوتا ہے اور مسلم میت پر شبِ جمعہ سے

حشر تک عذاب مرتفع ہو جاتا ہے اس لیے ایسا شخص عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا ! !

☆ ابن البزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

السُّؤَالُ فِيمَا يَسْتَقَرُّ فِيهِ الْمَيِّتُ حَتَّى لَوْ أَكَلَهُ سَبْعُ قَالِسُؤَالٍ فِي بَطْنِهِ فَإِنْ جُعِلَ

فِي تَابُوتٍ أَيَّامًا لِنَقْلِهِ إِلَى مَكَانٍ آخَرَ لَا يُسْتَلُّ مَا لَمْ يُدْفَنُ .

”میت سے سوال و جواب اسی جگہ ہوتا ہے جو جگہ میت کا مستقر بنتی ہے یہی وجہ ہے

کہ اگر کسی کو کسی درندے نے کھالیا تو اُس سے سوال و جواب اُس درندے کے پیٹ میں ہوگا اور اگر کسی میت کو چند دن تابوت میں رکھا گیا کسی دوسری جگہ لے جانے کے لیے تو جب تک اُس میت کو دفنا نہیں دیا جائے گا اُس سے سوال و جواب نہیں ہوگا،^۱

حضرت یعقوب علیہ السلام نے طلبِ استغفار کو شبِ جمعہ پر موقوف رکھا :

مفسرین کرام لکھتے ہیں کہ برادرانِ یوسف نے اخیر میں جب اپنی خطاؤں کا اقرار کر کے اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہماری خطاؤں کی بخشش کی دعا کر دیجئے تو آپ نے فرمایا تھا : ﴿سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي﴾ ”عنقریب میں تمہارے لیے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا“ گویا آپ نے فوراً ہی مغفرت طلب نہیں کی تھی بلکہ وعدہ کر لیا تھا کہ عنقریب کروں گا۔

سوال ہوتا ہے کہ آپ نے برادرانِ یوسف کے لیے مغفرت کب طلب کی ؟

اس سلسلہ میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دو وقت منقول ہیں :

(۱) ایک یہ کہ آپ نے طلبِ مغفرت وقتِ سحر کی کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہے !

(۲) دوسرے یہ کہ آپ نے طلبِ مغفرت شبِ جمعہ پر موقوف رکھی، جب شبِ

جمعہ آئی تو آپ نے صاحبزادوں کے لیے مغفرت طلب کی^۲

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ﴿سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي﴾ (عنقریب میں تمہارے لیے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا) کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ

حضرت یعقوب علیہ السلام کا مطلب یہ تھا کہ شبِ جمعہ میں مغفرت طلب کروں گا^۳

حضرت وہب بن مُنبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام بیس برس سے

بھی زیادہ عرصہ تک ہر شبِ جمعہ صاحبزادوں کے لیے مغفرت طلب کرتے رہے^۴

۱۔ اس سوال و جواب کی تفصیل کے لیے احسن الفتاویٰ ج ۳ ص ۱۹۷ تا ۱۹۹ ملاحظہ فرمائیں، یہ معمولی تغیر کے ساتھ

اسی سے ماخوذ ہیں ۲۔ روح المعانی ج ۵ ص ۵۵ ۳۔ تفسیر مظہری ج ۵ ص ۲۰۰ ۴۔ ایضاً

حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے دعاءِ مغفرت کو شبِ جمعہ کے وقت سحر پر مؤخر کیے رکھا پھر ایسا اتفاق ہوا کہ اسی شب جمعہ دسویں محرم کی رات بھی ہوئی۔ حفظ قرآن کے لیے شبِ جمعہ میں کیا جانے والا ایک خاص عمل :

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ علی بھی آگئے اور آ کر عرض کرنے لگے کہ (یا رسول اللہ ﷺ) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں قرآن پاک میرے سینے سے نکلا جاتا ہے جو یاد کرتا ہوں وہ محفوظ نہیں رہتا، رسول اللہ ﷺ نے آپ سے فرمایا اے ابوالحسن (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جن کے ذریعہ اللہ تمہیں بھی نفع دے گا اور جنہیں تم وہ کلمات سکھاؤ گے انہیں بھی نفع دے گا اور جو تم سیکھو گے وہ تمہارے سینے میں محفوظ رہے گا، (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا کہ جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ (ضرور سکھلا دیجئے) چنانچہ آپ نے مجھے بتلایا کہ جب شب جمعہ آئے اور تم رات کے آخری تہائی حصے میں اٹھ سکو تو یہ بہت ہی اچھا ہے کہ یہ وقت ملائکہ کے نازل ہونے کا ہے اور دعا اس میں خاص طور سے قبول ہوتی ہے، اسی وقت کے انتظار میں میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا ﴿سَوْفَ اسْتَغْفِرُكُمْ رَبِّي﴾ (عنقریب میں تمہارے لیے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا) آپ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ شب جمعہ آنے دو پھر استغفار کروں گا ! اگر اس وقت جاگنا دشوار ہو تو آدھی رات کے وقت، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو شروع رات ہی میں کھڑے ہو کر چار رکعت نفل اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یٰسین پڑھو، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ دخان پڑھو،

تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم سجدہ پڑھو اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ملک پڑھو، جب التحیات سے فارغ ہو جاؤ تو اول حق تعالیٰ شانہ کی خوب خوب حمد و ثنا کرو پھر مجھ پر اور تمام انبیاء کرام پر درود بھیجو پھر تمام مومن مرد و عورت کے لیے نیز اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے جو مرچکے ہیں استغفار کرو اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو :

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِرَبِّكَ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَاَرْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَغْنِيْنِيْ وَاَرزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظْرِ فِيمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ ، اَللّٰهُمَّ بَدِّعِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذٰلِجَلَالٍ وَاَلْاِكْرَامِ وَاَلْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرٍ وَجْهِكَ اَنْ تَلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتٰبِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَاَرزُقْنِيْ اَنْ اَتَلُوْهُ عَلٰى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ ، اَللّٰهُمَّ بَدِّعِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذٰلِجَلَالٍ وَاَلْاِكْرَامِ وَاَلْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرٍ وَجْهِكَ اَنْ تَنْوِرَ بِكِتٰبِكَ بَصْرِيْ وَاَنْ تُطَلِّقَ بِهِ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَن قَلْبِيْ وَاَنْ تُشْرَحَ بِهِ صَدْرِيْ وَاَنْ تُغْسِلَ بِهِ بَدْنِيْ فَاِنَّهُ لَا يُعِينُنِيْ عَلٰى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ .

”اے الہ العالمین مجھ پر رحم فرما کہ جب تک میں زندہ رہوں گناہوں سے بچتا رہوں اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بیکار چیزوں میں کلفت نہ اٹھاؤں اور اپنی مرضیات میں خوش نظری مرحمت فرما ! اے اللہ اے زمین و آسمانوں کے بے نمونہ پیدا کرنے والے، اے عظمت اور بزرگی والے اور اُس غلبہ باعزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے، اے اللہ اے رحمن میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ جس طرح تو نے اپنی کلام پاک مجھے سکھادی اسی طرح اس کی یاد بھی میرے دل سے چسپاں کر دے اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس کو اس طرح پڑھوں جس سے تو راضی ہو جاوے !

اے اللہ زمین اور آسمانوں کے بے نمونہ پیدا کرنے والے، اے عظمت اور بزرگی والے اور اس غلبہ یا عزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے، اے اللہ اے رحمن میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی کتاب کے نور سے منور کر دے اور میری زبان کو اس پر جاری کر دے اور اس کی برکت سے میرے جسم کے گناہوں کا میل دھو دے کہ حق پر تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں اور تیرے سوا میری یہ آرزو کوئی پوری نہیں کر سکتا اور گناہوں سے بچنا یا عبادت پر قدرت نہیں ہو سکتی مگر اللہ برتر و بزرگی والے کی مدد سے“

پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو الحسن (علی) اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کرو، اللہ کے حکم سے دُعا ضرور قبول ہوگی، قسم ہے اُس ذات پاک کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے کسی مومن سے بھی قبولیتِ دُعا نہ چو کے گی ! حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) کو پانچ یا سات جمعہ ہی گزرے ہوں گے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اسی جیسی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ پہلے میں تقریباً چار آیتیں پڑھتا تھا وہ بھی مجھے یاد نہیں ہوتی تھیں اور اب تقریباً چالیس آیتیں پڑھتا ہوں اور ایسی آزر ہو جاتی ہیں کہ گویا قرآن پاک میرے سامنے کھلا ہوا رکھا ہے اور پہلے میں حدیث سنتا تھا اور جب اُس کو دوبارہ کہتا تھا تو ذہن میں نہیں رہتی تھی اور اب احادیث سنتا ہوں اور جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں تو ایک لفظ بھی نہیں چھوٹتا آپ نے اس موقع پر فرمایا : رب کعبہ کی قسم ابو الحسن (علی) مومن ہے“ ۱۔

۱۔ جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۹۷ باب فی دعاء الحفظ رقم الحدیث ۳۵۷۰ طبع ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے ، مستدرک حاکم ج ۱ ص ۴۶۱

شبِ جمعہ میں مزارات پر جانا :

اکثر لوگ مرد ہوں یا عورتیں جمعہ کی رات اولیاءِ کرام کے مزارات پر حاضری کو ضروری سمجھتے ہیں چنانچہ دُور دُور سے لوگ اس غرض کے لیے آتے ہیں اور منکرات و منافیہ کار کا ارتکاب کرتے ہیں انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ اول تو اس رات میں مزارات پر جانے کو ضروری سمجھنا جائز ہے کیونکہ شرعاً اس کا کوئی ثبوت نہیں ! دوسرے عورتوں کو مزارات پر جانا جائز نہیں جیسا کہ کتبِ فقہ و فتاویٰ میں تفصیلاً مذکور ہے ! اس لیے نہ تو اس شب میں مزارات پر حاضری کو ضروری خیال کرنا چاہیے اور نہ ہی عورتوں کو مزارات پر جانا چاہیے !

شبِ جمعہ کی ناقدری :

شبِ جمعہ کے جو فضائل بیان ہوئے ہیں اُن کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اللہ کو راضی کیا جائے اور اُس سے خیر و برکت، مغفرت و عافیت، صحت و سلامتی کی دعائیں مانگی جائیں تاکہ اس رات کی برکت سے وہ دعائیں قبول ہوں لیکن ہو یہ رہا ہے کہ اس رات کی انتہائی ناقدری کرتے ہوئے لوگ اسے لہو و لعب کی نذر کر رہے ہیں، اکثر لوگ ساری ساری رات ٹیلیوژن اور انٹرنیٹ پر گندی و غلیظ فلمیں دیکھتے رہتے ہیں بہت سے لوگ کیرم، شطرنج اور دیگر کھیل تماشوں میں ساری رات گزار دیتے ہیں ! نوجوان نسل جگہ جگہ فلڈ لائٹیں لگا کر ساری رات میچ کھیلتی رہتی ہے جس سے اپنا وقت تو ضائع کرتے ہی ہیں دوسروں کا راحت و آرام بھی برباد کرتے ہیں ! ساری رات اس طرح گزرتی ہے صبح سحر کے وقت غفلت کی نیند سو جاتے ہیں !!! اس طرح اس رات کی برکات سے محروم رہنے کے ساتھ ساتھ گناہوں کا بوجھ بھی سروں پر لادتے ہیں خَمْسَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یہ بڑے ہی نقصان اور گھائٹے کا سودا ہے ! مرنے کے بعد احساس ہوگا وہاں پتہ چلے گا کہ کرنا کیا تھا اور کر کیا آئے ؟ ! اللہ تعالیٰ سمجھ اور عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین



درسِ حدیث

(۴)

محمود الملة والدين شيخ الحديث حضرت مولانا سيد محمود ميان صاحب
جامعہ مدنیہ جدید کی مسجد حامد میں ”خانقاہ حامدیہ چشتیہ“ کے تحت ہونے والی مجلس ذکر کے بعد ہر اتوار
بعد نمازِ مغرب درس حدیث دیا کرتے تھے جن کی ریکارڈنگ جامعہ کے استاذ مفتی محمد فہیم صاحب
کرتے تھے، ان دروس کی افادیت کے پیش نظر ان دروس کو ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ
حضرت کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچانے کا اہتمام کیا جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ
حضرت کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین
(ادارہ)

بین الاقوامی سفارتی قوانین (حصہ دوم)

﴿ افادات : شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب ﴾

عنوانات و نظر ثانی : ڈاکٹر محمد امجد

(۲۴/ربیع الاول ۱۴۳۵ھ / ۲۶ جنوری ۲۰۱۴ء)



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا

مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ !

گزشتہ درس میں امام محمد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی کتاب (الکِسْبِيُّ الْكَبِيرُ) سے فوجی قوانین
کی بات ہوئی تھی کہ فوج کے افسران کو جو کمان کرتے ہیں ان کو جو قوانین بتائے اور سکھائے گئے ہیں
انہیں یہ قوانین ازبر ہوتے ہیں معلوم ہوتے ہیں ! انہیں فوجی لازم، مارشل لازم، مارشل قوانین جو چاہے
کہہ لیں اور یہ بین الاقوامی قوانین بھی ہیں کیونکہ فوج کو لڑائی کے دوران دو قسم کے واسطے پڑتے ہیں
ایک اپنی اندرونی فوج کے ساتھ اور ایک دشمن فوج کے ساتھ، ظاہر ہے وہ دوسرے ملک کی ہے تو بین الاقوامی
مسئلہ ہو گیا، گویا دونوں چیزیں اس میں آگئی ہیں لیکن ہیں فوج سے متعلق عسکری امور سے متعلق ! !

امیر لشکر کے لیے ہدیہ لینا مکروہ ہے :

اس میں ایک ضابطہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ”باب صلة المشرك“ کے تحت فرماتے ہیں
 يُكْرَهُ لِأَمِيرِ الْجَيْشِ أَنْ يَقْبَلَ هَذَا يَأْتِيهِمْ جَوْجَيْشِ كَاسِرٍ بَرَاهِ هُوَ جَوْجَاذٍ بِرَفُوجِي دَسْتَهٗ كَمَا هُوَ اس لَشَكْر
 کے سربراہ کے لیے یہ بات مکروہ ہے ٹھیک نہیں ہے کہ ادھر سے فوج کا ہم پہلہ ہم منصب جو ہے وہ یا اس
 کے علاوہ کوئی اور اگر اس کو ہدیہ دے تو اس کو قبول کرے ! یہ ضابطہ ہے یہ ایک عسکری قانون آ گیا کہ
 لشکر کے جیش کا جو امیر ہے سالار ہے بریگیڈیئر ہے یا میجر جنرل، لیفٹیننٹ جنرل، کور کمانڈر جو بھی ہو،
 جتنا بڑا لشکر ہوتا ہے اتنا بڑا کمانڈر ہوتا ہے، یہ ان کا ہدیہ قبول نہیں کرے گا، مکروہ ہے اس کے لیے !!
 لیکن اگر لے لیا قبول کر لیا ہدیہ، کسی وجہ سے کوئی مصلحت تھی، لے لیا، تو اب کیا ہوگا ؟
 قانون کیا کہتا ہے ؟ اس کا مالک کون ہے ؟ خود یہ کور کمانڈر یا اس محاذ کا جو بھی جرنل کرنل
 بنا ہوا ہے، اس وقت پورے محاذ کا وہ لیڈر ہے ؟

(امام محمدؒ) کہتے ہیں نہیں وہ مالک نہیں ہے فَلْيَجْعَلْهَا فَيْئًا لِلْمُسْلِمِينَ جو مسلمان فوجی لشکر
 موجود ہے ان سب کے حصے میں جمع ہو جائے گا مالِ غنیمت کے طور پر، معرکہ کے بعد اگر اللہ نے فتح دی
 اور مال ملا تو اس کو مالِ غنیمت میں شامل کیا جائے گا یہ خالص اس کا نہیں ہوگا !!
 نقلی دلیل کا مطلب :

اب اس کے بارے میں کچھ تفصیلی بحث کر رہے ہیں اس ضابطے کو بیان کیا اس کے بارے
 میں مزید جزئیات ہیں وہ بیان ہوں گی بلکہ اسی کی تشریح اور توضیح ہے فَقِيلَ هَذَا كَيْسَ بِكَرَاهِيَةِ
 التَّحْرِيمِ یہ بھی امام محمدؒ نے فرمایا کہ مکروہ ہے لینا۔ تو فرما رہے ہیں اس مکروہ سے مراد حرام نہیں ہے یعنی
 یہ اتنا برائ نہیں ہے کہ اس کے لیے یہ لینا حرام ہو جائے، لیکن مراد اس سے وَلَكِنْ مُرَادُهُ التَّنْزِيهُ لِأَنَّهُ إِذَا
 قَبِلَ هَذَا يَأْتِيهِمْ وَجَدْتَاهُ هُوَ اس کی، عقلی وجہ بھی دیتے ہیں جب ایک بات بتادی تو اس کے ساتھ بہت
 جگہوں پر دو دلیلیں دیتے ہیں، ایک عقلی دلیل اور ایک نقلی دلیل، دونوں دے دیتے ہیں ساتھ بہت
 جگہوں پر، ساری ہدایہ جو آپ نے پڑھی ہے ہمارے قانون کی کتاب جو طلباء دو سال میں پڑھتے ہیں

کئی سو صفحوں کی کتاب ہے اس میں آپ نے پڑھا ہے کہ اس میں صاحبِ ہدایہ ہر بات کی دو دلیلیں دیتے ہیں ایک عقلی دلیل اور ایک منطقی دلیل جیسے آج کل اخباروں میں آتا ہے منطقی انجام، عقلی انجام، فکری انجام بھی کہہ دیتے ہیں اس کو، وہ دلیل دیتے ہیں اور ایک نقلی دلیل بھی دیتے ہیں نقلی دلیل کہ اس کی تائید قرآن کی یا حدیث کی کس چیز سے ہو رہی ہے، نقل کے معنی جو چیز منقول ہوتی چلی آئی ہے قرآن سے یا نبی علیہ السلام سے !!

”نقلی“ کا مطلب جعلی نہیں ہے جیسے نقلی گھی ملتا ہے یہاں پر ڈالڈا، آپ کہیں نقلی سے وہ سمجھیں وہ نقلی مراد نہیں ہے بلکہ نقلی سے مراد منقول جو شریعتِ مطہرہ سے ثابت ہو، وہ مراد ہے !!

ہدایہ کی تاثیر :

تو عقلی دلیل دے رہے ہیں، کہتے ہیں کہ اگر وہ ان کے ہدیے قبول کرے گا لَا يَأْمَنُ أَنْ يَتَأَلَّفَهُمْ تو خود بخود دل میں ایک نرمی آتی ہے، ہدایہ کی ایک تاثیر ہوتی ہے تو اس بات کا اطمینان نہیں ہو سکتا کہ وہ ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرے، بنا ہے جیش کا سردار، لشکر کا سردار بنا ہے، لشکر میں تو مار دھاڑ، جنگ، ضرورت پڑنے پر قربان، مارنا اور مرنا ﴿يَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ﴾ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں فَيَقْتُلُونَ قتل کرتے ہیں وَيُقْتَلُونَ خود بھی قتل کر دیے جاتے ہیں، ضرورت پڑے تو اپنی جان بھی پیش کرتے ہیں وہاں تو اس لیے گیا تھا وہاں جانے کے لیے تو دل مضبوط چاہیے، نرم تھوڑی چاہیے ! تو اس لیے فرما رہے ہیں کہ یہ ہدایہ نہ لے کیونکہ اس سے اندیشہ ہے کہ اس کے دل میں نرمی آ جائے عَلَى مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ حدیث میں آتا ہے، نرمی کیوں آئے گی ؟ کہتے ہیں حدیث میں یہ بات آتی ہے کہ الْهُدْيَةُ تَذْهَبُ وَحَرَ الصُّدْرِ ہدایہ جو ہوتا ہے یہ سینہ میں جو ایک غیض ہوتا ہے غضب ہوتا ہے جوش کہہ لیں اس میں نرمی آ جائے گی !

رشتہ داروں میں تلخی ہوگئی کہیں آپ نے دے دیا ہدایہ تو دیکھیں اس کی تاثیر دیکھیں کیسی ہوگی ؟ وہ ضرور نرمی کر لے گا، گالی بھی دے گا تو کم دے گا، پہلے اس نے سوچا ہوگا موٹی گالی دوں گا ہدایہ کے بعد

ہلکی گالی دے گا، فرق ضرور آئے گا، یہ نہیں آپ کہہ سکتے کہ اس کو تو میں نے ہدیہ دیا تھا گالی پھر بھی مل گئی حدیث میں تو آتا ہے ! ہدیہ اگر نہ دیتا تو گالی اور موٹی دینی تھی یہ تو نرم گالی دے دی شکر کرو ہدیہ کی وجہ سے، اثر کیا ہے ہدیہ نے، یہ نہیں کہ اثر نہ کرے !

تو فرماتے کہ اس سے دل میں نرمی آسکتی ہے حَوْءَ الصَّدْرِ جو ہے اس کو لے جاتا ہے حالانکہ ہمیں حکم دیا گیا ہے وَقَدْ اُمِرْنَا بِالْعِظَةِ عَلَيْهِمْ کہ ان کے ساتھ جب جہاد اور لڑائی کا معاملہ ہو تو پھر ماتھے پر شکن ہونی چاہیے غلظت ہونی چاہیے بات میں رعب، دبدبہ ہو، آواز میں گرج ہو، ماتھے پر شکن ہو اور وہ سمجھے کہ یہ ایسا ویسا آدمی نہیں ہے، کیوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ﴿وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً﴾ اور پاؤ تم اپنے اندر غلظت، تمہارا دل خوب سخت ہو مضبوط ہو اور اس سے جب بات کرو تو گرج دار آواز میں کرو کیونکہ موقع ہی ایسا ہوتا ہے رعب اور دبدبے کا، تو یہ ہونا چاہیے !!

اب یہ ساری باتیں آئیں لیکن دونوں کے لیے قرآن اور حدیث سے دلیل آگئی تو معلوم ہوا قرآن اور حدیث نے تمام امور کا احاطہ کر رکھا ہے لشکری امور ہیں، عسکری امور ہیں، ملکی امور ہیں، بین الاقوامی امور ہیں ! اس لیے اس کو ہدیہ لینا ناپسند کیا گیا کہ مت لے اور اگر لے لیا تو وہ اس کا نہیں ہوگا بلکہ ساری جماعت کا ہوگا جو لڑنے کے لیے ساتھ آئے ہیں !!

اسلام میں عسکری قوانین :

یہ وہ اصول ہیں جو ہماری فوج کے جرنیلوں کو پتا ہونے چاہئیں ازبر ہونے چاہئیں لیکن انہیں نہیں پتا، انہیں معلوم ہی نہیں ہے قرآن کا، جو انگریز نے بنا رکھے ہیں قوانین وہ انہیں یاد ہیں، ہم اگر بنائیں گے تو یہ قانون پڑھائے جائیں گے، فوج میں بھی پڑھائے جائیں گے ان کے بڑے بڑے کالج ہیں، بڑی محنت کرتے ہیں پڑھتے ہیں اور محنت سے پڑھتے ہیں، مقابلے کے امتحان ہوتے ہیں لیکن محنت غلط چیزوں پر ہو رہی ہے، یہودیوں کے قوانین، عیسائیوں کے قوانین، ان ہی کے حوالے دے کر بات کرتے ہیں، ان (اسلامی) قوانین کو نہیں مانتے !!

لَا يَنْفُسِهِ اور یہ بدبہ اسے جو مسلمان فوجی ساتھ ہیں ان کی وجہ سے آیا ہے لَا يَنْفُسِهِ تنہا اس کی وجہ سے نہیں ہے اس لیے یہ ہدیہ سارے لشکر کا ہوگا، تنہا اس کا نہیں ہوگا !!

قائدین کو دیا گیا ہدیہ سرکاری خزانہ میں جمع ہوگا :

وَكَذَلِكَ إِذَا أَهَدُوا إِلَىٰ قَائِدٍ مِّنْ قَوَادِمِ الْمُسْلِمِينَ مسلمانوں کے قائدین میں سے اگر کسی کو ہدیہ دے دیا تو بھی یہی حکم ہے ! سیاسی لیڈر وہ تو اور اونچی قیادت ہوتی ہے وہ تو کورکمانڈر، میجر، جنرل، جرنیل سب سے اونچا، اور سیاستدان جو ہے اس کا عہدہ اس سے بھی بڑا ہوتا ہے کیونکہ ان کے فیصلے اور حکم پر فوج نے چلنا ہوتا ہے، فوج کے فیصلے اور حکم پر سیاستدان نہیں چلتے بلکہ ان (سیاستدان) کے فیصلے پر فوج کو چلنا ہوتا ہے، ساری دنیا میں یہی ہو رہا ہے ! امریکہ میں بھی امریکی فوج کا سربراہ اور جرنیل آرڈر نہیں دے سکتا او با ما کو بلکہ او با ما کی حکومت کے فیصلہ پر امریکی فوج عمل کرے گی !!

ہندوستان میں بھی منموہن سنگھ یا حکومت فیصلہ کر کے فوج کو حکم دے گی وہ اسے تسلیم کرنا واجب ہے ؟ نہیں مانیں گے تو کیا ہو جائے گا ؟ بغاوت ہو جائے گی ! یہی آج چین میں ہے یہی روس میں ہے یہی اسلامی ملکوں میں بھی ہے سوائے ہمارے ملک کے کہ یہاں پر ہماری بد نصیبی ہے پاکستان ہے بنگلہ دیش ہے، یہ دو ملک ایسے ہیں جو فوج کے ہاتھوں کھلونا بنے ہوئے ہیں، جب چاہے مارشل لاء آجاتا ہے، ساٹھ سالہ عرصہ میں تھوڑا سا عرصہ ہے ورنہ مارشل لاء !

وجہ یہی ہے کہ جس قیادت کو اوپر ہونا چاہیے وہ نیچے آجاتی ہے تو کام خراب ہو جاتا ہے اور یہ بات ایسی ہے کہ فوج والے بھی مانتے ہیں فوج کے جو انصاف پسند جرنیل ہیں وہ بھی مانتے ہیں لیکن انہیں یہ انصاف ریٹائر ہونے کے بعد یاد آتا ہے بد قسمتی سے، جب ریٹائر ہوں گے تو انہیں انصاف یاد آجائے گا حق یاد آجاتا ہے، ڈیوٹی کے دوران نہیں آتا، اسی طرح ججوں کا حال بھی ہے ساری زندگی اللہ اور رسول کے خلاف عدالتوں میں فیصلے دیتے رہیں گے، ریٹائرڈ ہو کر اللہ اور رسول کا قانون یاد آجاتا ہے بس زبانی جمع خرچ، اخباری بیان ہے عملاً کچھ نہیں کرنا یہ بے اصولی ہمارے یہاں چل رہی ہے !!

۱۔ اس بیان کے وقت امریکہ میں او با ما کی اور ہندوستان میں منموہن سنگھ کی حکومت قائم تھی (مرتب)

تو کہتے ہیں کہ یہ بِنَفْسِهِ نہیں ہے ! ہاں اگر ان قائدین میں سے کسی قائد کو دیا مثلاً یہاں سے وزیر خارجہ گیا یا ان کا وزیر خارجہ آیا اس نے ہمارے وزیر خارجہ کو ہدیہ دے دیا، سیکرٹری دفاع چلا گیا وہاں عہدے پر یا ان کا سیکرٹری دفاع آیا اس نے ان سے بات کی اسی طرح صدر، وزیر اعظم یا ان کے ماتحت عہدے دار ہیں، وزیر اعلیٰ گیا جیسے پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف ابھی ہندوستان گئے تھے، اب اگر ان کو ہدیہ دیا وَكَذَلِكَ إِذَا أَهَدُوا إِلَيَّ فَائِدًا مِنَ قُوَادِمِ الْمُسْلِمِينَ تو اس کا بھی یہی حکم ہوگا کہ وہ تنہا اس کا نہیں ہوگا وہ سرکاری خزانے میں جمع ہو کر حکومت کے پاس جائے گا، اس کا نہیں ہوگا ! !

صدر، وزیر اعظم کو یہاں بھی ہدیہ ملتا ہے، بڑی بڑی قیمتی چیزیں انہیں ہدیہ میں ملتی ہیں، انہیں کوئی چھوٹی سی چیز تھوڑی دیتے ہیں ہدیہ، یہ بھی قیمتی ہدیہ دیتے ہیں وہ بھی قیمتی ہدیہ دیتے ہیں تو وہ آ کر پاکستان کے سرکاری خزانہ میں جمع ہو جائے گا، ہیر پھیر کوئی کر جائے تو وہ اور بات ہے لیکن قانون یہ ہے کہ وہ حکومت کی نگرانی میں سرکاری خزانہ میں جمع ہوگا پھر اسے اگر صدر یا وزیر اعظم اپنی ذات کے لیے لینا چاہیں تو پھر اس کا ضابطہ مقرر ہے، کمی بیشی اتنے سے نہیں کہ وہ اگر اتنے جمع کرادیں سرکاری خزانے میں تو وہ چیز اسے دے دیں گے ! شاید (آصف علی) زرداری کو بھی کسی نے ایسی کوئی بہت قیمتی کارڈی تھی جب وہ کہیں دورے پر گئے تھے تو انہوں نے سرکاری خزانے میں پیسے جمع کرا کے وہ کارڈی ورنہ وہ سرکاری خزانہ میں جمع ہوگی ! کسی کو بھی ذاتی طور پر نہیں ملے گی یہ شرعی قانون ہے !

إِذَا أَهَدُوا إِلَيَّ فَائِدًا مِنَ قُوَادِمِ الْمُسْلِمِينَ اس کا بھی یہی حکم ہوگا کہ وہ بیت المال میں جمع ہوگی کیونکہ وہ قائد ہے پورے ملک کا نمائندہ ہے اس وجہ سے انہوں نے وہ چیز دی ہے صرف اس کی شخصیت کی وجہ سے نہیں دی ! !

مُبَارَزٌ كُوْدِيَةَ كَعَم :

ایک اور بات بتا رہے ہیں بِخِلَافِ مَا إِذَا أَهَدُوا إِلَيَّ مُبَارَزٍ پہلے یہ ہوتا تھا لڑائیوں میں کہ ہتھیار ہوتے تھے جب تلواروں سے لڑائی ہوتی تھی تو دشمن صفیں باندھ لیتے تھے وہ بھی صف باندھ کر کھڑے ہو گئے یہ بھی صف باندھ کر وہاں کھڑے ہو گئے، اب حملہ کرنے سے پہلے اُدھر سے ایک بہادر

لڑاکا نکلتا تھا تلوار لہراتا ہوا آتا اور کہتا کون ہے جو میرے مقابلے پر آئے گا؟ چنانچہ ادھر سے بہت بڑا جنگجو قسم کا اس کا ہم پلہ آگے بڑھتا تھا کہ میں ہوں تمہارے مقابلے میں وہ آتا تھا پھر ان میں آپس میں تلواروں کا تبادلہ ہوتا ہے، پھر ان میں کس کا فیصلہ ہوتا؟ ان میں سے جو ایک کو مار دیتا وہ جیتتا تھا تو بس اس کے فوراً بعد پھر دونوں طرف کی فوجیں بڑھ کر کھم گھا ہو جاتی تھیں اور معرکہ شروع ہو جاتا تھا، پہلے یہ ہوتا تھا اب ذرا طریقہ بدل گیا، آپ نے کھیلوں میں بھی دیکھا ہوگا والی بال کے کھیل میں بھی یہ ہوتا ہے، فٹ بال میں بھی ہوتا ہے، ہاکی میں بھی یہ ہوتا ہے کہ پہلے آ کر دو کھلاڑی آگے بڑھ کر گیند کو دو چار مرتبہ یوں تبادلہ کر کے پھینک دیتے ہیں پھر سب کھیلنا شروع کر دیتے ہیں تو اسی طرح یہاں پر بھی ہوتا ہے! اب معرکہ اور انداز میں ہو گیا اب وہ نوعیت نہیں رہی لیکن اگر وہ نوعیت اب بھی کہیں پر ہو ایسی صورت میں تو اگر مبارز آیا ہے تو وہ تو تمہا مقابلے کے لیے آ رہا ہے اپنے زورِ بازو پر، وہ سب ساتھ ہیں اس کے لیکن اپنے زورِ بازو پر آ رہا ہے بخلاف ما إذا اهدؤا الی مبارز انہوں نے لڑائی کے بعد مبارز کو ہدیہ دے دیا کہ بھائی یہ آپ کا آدمی ہے، فوجی تو آپ کا ہے لیکن یہ لڑا ایسا زبردست تھا کہ ہم اسے انعام دیں گے، حالانکہ دوسرا ملک ہے لیکن تسلیم کرتے ہیں!

۱۹۶۵ء یا ۱۹۷۱ء کی جو جنگ ہماری ہوئی تھی ہندوستان اور پاکستان کی، اس میں پاکستانی جرنیل کتاب لکھتے ہیں اور وہ بھی لکھتے ہیں، یہ باتیں تاریخ کا حصہ بنتی ہیں اس میں جرنیل کچھ نہ کچھ اپنا ذاتی اظہار کرتے ہیں کہ فلاں محاذ پر جو جنگ ہوئی تھی اس میں دشمن کی طرف سے بڑا جان توڑ کر لڑے تھے، انہوں نے بڑا زبردست مقابلہ کیا، ان میں فلاں نے بہت زبردست بہادری کا مظاہرہ کیا، مان لیتے ہیں تو یہ باتیں تاریخ کا حصہ بن جاتی ہیں جیسے کسی نے غالباً بش سے پوچھا تھا کہ اُسامہ کے بارے میں آپ کا ذاتی خیال کیا ہے؟ اس نے کہا انگریزی کے الفاظ تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ بہت شجاع اور انتہائی غیر معمولی دلیر اور بہادر انسان تھے! اس نے یہ چیز تسلیم کی اُسامہ بن لادن کی ذات کے بارے میں، تو یہ چیزیں مانتے بھی ہیں اور تسلیم بھی کرتے ہیں!

اسی طرح اگر اس نے کوئی انعام دے دیا کہ ہم اس جرنل کو یا اس بریگیڈیئر کو اس کرنل کو

اس میجر کو ہم یہ انعام دیتے ہیں، ہماری طرف سے یہ انعام ہے کیونکہ اس نے بہت زیادہ بہادری کا مظاہرہ کیا تھا، تو اگر یہ انعام ملا تو یہ صرف اسی کا ہوگا اس میں کوئی اور شریک نہیں ہوگا یہ دیکھیں قوانین آپ کے سامنے ہیں **فَإِنَّ عَزَّتْكَ بِقُوَّةٍ فِي نَفْسِهِ فَتَسَلَّمَ لَهُ الْهَدْيَةَ** کیونکہ اس کی جو یہ عزت ہو رہی ہے اس کی جو پذیرائی ہو رہی ہے انعام دیا جا رہا ہے اس قوت کے مقابلے میں دیا جا رہا ہے جو اس کی شخصی قوت تھی اس کی وجہ سے انعام دیا ہے، اس کی اپنی ذاتی بہادری اور جو ہر اور صلاحیت کی وجہ سے ہدیہ دیا ہے لہذا وہ ہدیہ اسی کو دے دیا جائے گا ! تو یہ تمام اسلامی قوانین ہیں جو ہماری فوج کو پتا ہونے چاہئیں !! اب تو ہمارے یہ پروگرام انٹرنیٹ پر بھی موجود ہیں، ہمارے جامعہ کی ”الحمد کمپیوٹر لیب“ نے ہمارے بیانات جامعہ کی ویب سائٹ پر نشر (اپلوڈ) کرنے شروع کر دیے ہیں، میں کہتا ہوں بھائی یہ بیانات فوج والے بھی سن لیا کریں ہمیں تو ثواب لینا ہے ہمیں کوئی فیس تھوڑی لینی ہے، نہ ہمیں فیس لینی ہے، نہ ہمیں واہ واہ کرانی ہے، بس وہ سن لیں، ہمیں تو ثواب ملے گا سنیں گے اور اس پر عمل کریں گے ان شاء اللہ آگے پھر اوروں کو بتائیں گے !!

تو امیر جیش کی بات ہوگئی کہ اس کے لیے ہو تو کیا ہے؟ تنہاء مبادر ہو تو اس کے لیے کیا ہے؟ اور سیاسی قیادت یا غیر سیاسی قیادت میں سے جو پورے ملک کے نمائندے کے طور پر جائے اگر اس کو ملے ہدیہ تو کیا ہے؟ یہ ساری بات ہوگئی!

رسول اللہ ﷺ کو دیے گئے ہدیہ کا حکم:

اب بات ہوگی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی جو سارے کو رکمانڈروں کے بڑے کمانڈر ہیں دنیا کے سارے فیلڈ مارشلوں کے بھی فیلڈ مارشل ہیں، امام الجاہدین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ! امام محمدؐ کہتے ہیں **وَأَمَّا فِي حَقِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ** اگر کسی ملک کے بادشاہ نے صدر نے وہاں سے یا کسی معرکہ جنگ کے بڑے ترجمان نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا ہو تو اس کا کیا کرنا ہے؟ وہ ہدیہ اگر آپ نے قبول فرمالیا تو کیا وہ بھی بیت المال میں جمع ہوگا اور سب کا حصہ ہوگا؟

امام محمدؐ کہتے ہیں نہیں ! وہ صرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص ہے وَأَمَّا فِي حَقِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ كَانَتْ الْهَدْيَةُ لَهُ اس میں کوئی شریک نہیں، کیوں؟ کہتے ہیں فَإِنَّ عَزَّتْكَ وَمَنْعَتْكَ لَمْ تَكُنْ بِالْمُسْلِمِينَ نبی کو جو عزت ملی ہے جو قوت اور شوکت اور دبدبہ ملا ہے وہ مسلمانوں کی وجہ سے نہیں ملا بلکہ مسلمانوں کو نبی کے صدقہ میں ملا ہے ! کیونکہ نبی کو ان کی وجہ سے نہیں مل رہا بلکہ پوری کائنات کو سب کچھ نبی کے صدقہ میں ملتا ہے، نبی کو کسی کی وجہ سے صدقے میں نہیں ملتا ! اس وجہ سے وہ نبی کے لیے خاص ہے !!

ساتھ آیت لے آئے قرآن کی قَانَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ﴾ ۱۔ اللہ تعالیٰ آپ کی لوگوں سے حفاظت رکھیں گے کہ لوگوں کو آپ پر غلبہ ہو جائے آپ مغلوب ہو جائیں آپ ماتحت ہو جائیں آپ برابری کے درجے میں آجائیں ان کے، ایسا نہیں ہے ! اللہ نے آپ کو اوپر کر دیا ہے اب آپ اوپر ہی رہیں گے، جب اوپر ہیں تو اللہ ہی کے کرنے سے ہیں بندوں کا کوئی اس میں عمل دخل نہیں ہے، ظاہری اسباب میں بھی کچھ نہیں ہے وہ ہدیہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہی ہوگا خاص طور پر آپ کی یہ خصوصیت ہے اس کے علاوہ کسی کے لیے یہ خصوصیت نہیں ہے !!

بلکہ کہتے ہیں جو کافروں کے حق میں ہے اس میں تو یہ ہے کہ اگر آپ علیہ السلام ان کا ہدیہ قبول کر لیں تو شاید وہ اسلام کی طرف مائل ہو جائیں کیونکہ نبی کا تو ان کی طرف مائل ہونے کا سوال ہی نہیں ہے اَلْعِيَاذُ بِاللَّهِ وہ تو ہو ہی نہیں سکتا لیکن کافروں میں ہوتا ہے کہ میرا ہدیہ قبول کیا ہے، یہ تو وہ جانتے ہیں کہ یہ بڑے ہیں بڑائی تو وہ بھی مانتے ہیں ان کی، بس کافر آدمی ہٹ دھرمی کر رہا ہے مانتا ہے، جانتا ہے مگر تسلیم نہیں کرتا، جانتا وہ بھی ہے، لیکن تسلیم نہیں کرتا تو اس لیے اس کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ وہ مائل ہو ! اس وجہ سے نبی علیہ السلام کبھی ہدیہ قبول کرتے تھے کبھی نہیں کرتے تھے لیکن کریں گے تو وہ ان کا ہوگا، پہلے میں نے بتایا تفسیر پچھلے ہفتے آچکی کہ کہیں آپ نے ہدیہ قبول فرمایا اور کہیں آپ نے رد فرمادیا اس کی حکمت و مصلحت الگ تھی، کہیں آپ نے سیاسی طور پر مفید جانا قبول فرمایا سیاسی اعتبار سے مفید نہیں سمجھا تو رد فرمادیا !!

بعض جگہ رد کرنے میں آپ نے دیکھا حکمت ہے یہ وجہ بھی بتائی کہ اگر میں قبول نہیں کروں گا تو یہ شاید اسلام لے آئے کیونکہ اس کے دل میں یہ ہوگا کیونکہ اندازہ ہو جاتا ہے بعض لوگوں کا کہ یہ شاید اسلام کے قریب آ رہا ہے تو آپ فرمادیتے تھے کہ میں تمہارا ہدیہ نہیں لوں گا، مطلب یہ کہ وہ مسلمان ہوگا تو لے لوں گا تو وہ اس وجہ سے آپ نہیں لیتے تھے اس مصلحت کی وجہ سے کہ یہ پھر اسلام کی طرف آئے گا اور یہ سوچے گا کہ اگر اسلام لایا ہوتا تو میرا ہدیہ رد نہ ہوتا اس وجہ سے یہ پھر نبی کا معاملہ خاص ہے اور کوئی آپ کے ہم پلہ نہیں ! تو وہاں آپ نے کبھی کسی مصلحت سے قبول فرمایا اور کبھی کسی مصلحت سے رد فرمایا فَلِهَذَا قَبِلَهَا فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ اسی وجہ سے بعض اوقات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ہدایا قبول فرمائے ! ظالم بادشاہ کا ہدیہ ؟

امام محمدؐ آگے مزید اس کی تفصیل میں جب گئے اور مزید آگے بڑھے، حالات مختلف ہوتے رہتے ہیں تو صحابہ کرام کی آراء کا بھی ذکر کر رہے ہیں کہ بعض معاملات میں صحابہ کرام کی رائے مختلف ہوتی تھی رَضُوا نِ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ

وَ اَخْتَلَفَتْ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَمَنْ بَعَدَهُمْ فِي جَوَازِ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنْ أَمْرَاءِ النَّجُورِ یہ تو تھا کافر حکومتوں سے معاملہ، دشمن کی بات تھی ! اب اپنے ہی ملک کا بادشاہ ہے، حاکم ہے، وزیر اعلیٰ ہے، گورنر ہے، ڈی سی ہے، ڈپٹی کمشنر ہے، وزیر اعظم ہے، صدر ہے، یا جو بھی ہے لیکن ظالم بادشاہ ہے اگر یہ کسی کو ہدیہ بھیج دیں تو اُن کے ہدیوں کا کیا کریں ؟ اب ان کے امور بتا رہے ہیں یہ امور کورٹ کے داخلی امور پر آگئے داخلی معاملات میں جو لین دین ہوتا ہے آپس میں اس میں کیا کریں گے ؟ کہتے ہیں اس میں صحابہ کی آراء مختلف رہی ہیں !

فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَقْبَلَانِ هَدِيَّةَ الْمُخْتَارِ مختار ثقفی جو فاسق فاجر تھا اس نے بڑے ظلم کیے، اس نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کو ہدیے بھیجے تو انہوں نے اس کے ہدیے قبول فرمائے تو معلوم ہوا کہ اگر ظالم بادشاہ ہدیہ بھیجے تو بعض صحابہ کے ہاں اسے قبول کرنے کی گنجائش ہے ! مصلحت ہوتی تھی ان کی، لالچ نہیں تھی، لالچ تو نہیں تھی ان لوگوں کو،

لاچ میں تو ظالم حکمران کیا اگر عادل حکمران بھی بھیجے تو لینے والا لاچ میں کیوں لے؟ یہ تو پھر خراب بات ہے غلط بات ہے! وہ اس کے دل کا معاملہ ہے لاچ تو دل کے اندر ہوتی ہے وہ ظاہر بھی نہیں ہوتی وہ تو وہ جانے اور اللہ جانے!!

تو بہر حال انہوں نے اس کا ہدیہ قبول فرمایا! اس لیے اس سے استدلال کیا کہ ظالم بادشاہ ظالم حاکم کا ہدیہ قبول کیا جاسکتا ہے! کیونکہ یہ صحابی ہیں دونوں اور صحابی بھی اُسوة ہیں ہمارے لیے

أَصْحَابِي كَالنَّجْمِ قَبَائِبِهِمْ أَقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ ۱

وَهَكَذَا نُقَلَّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَيْسَىٰ هِيَ حَضْرَتِ إِبْرَاهِيمَ نَحْنِي رَحِمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَ

بھی روایت منقول ہے کہ ظالم بادشاہ سے ہدیہ قبول کر سکتے ہیں!!

حضرت ابو ذر اور حضرت ابو درداء رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم یہ بھی صحابی ہیں ان کا عمل کیا تھا؟

کہتے ہیں لَا يَجُوزَانِ ذَلِكَ ظالم بادشاہ کا ہدیہ نہیں لے سکتے، واپس کرو قبول نہیں کر سکتے، وہ اس معاملے میں سخت تھے! اب ہمارے لیے دونوں طرح کے عمل ہیں، وہ بھی صحابی یہ بھی صحابی!! جس کسی پر بھی عمل صحابی کی نیت سے کریں گے تو اجر ثواب ملے گا! اب ہمارے لیے یہ ہے کہ چاہے اس پر عمل کر لیں چاہے اس پر، لیکن دل صاف نیت صاف، طمع لاچ نہ ہو تو جس پر بھی عمل کریں گے ثواب ملے گا ان شاء اللہ!!

حضرت ابو ذرؓ کا واقعہ:

روایت کیا گیا ہے کہ أَنَّ أَمِيرًا أَهْدَىٰ إِلَىٰ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِائَةَ دِينَارٍ كَسَىٰ امِيرِنَا

ایک سودینار ہدیہ حضرت ابو ذر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ کی خدمت میں بھیجے بڑی رقم ہے ایک سودینار! ایک دینار میں دس درہم ہوتے ہیں، یہ بڑی رقم ہے تو انہوں نے ان سے پوچھا فَجَعَلَ يَقُولُ هَلْ أَهْدَىٰ إِلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ مِثْلَ هَذَا كَمَا اس نے اس کی رعیت میں جو مسلمان ہیں ان میں ہر ایک کو ایسا ہی دیا ہے ایک سودینار؟ فَقِيلَ لَا أَنِيسَ بَتَايَا كَمَا كُنْهِسَ اَيِسَانِيسَ هِيَ! تَوَفَّرَ ذَهَابُهَا انہوں نے کہا نہیں، سب کو بھیجتا

تو ٹھیک تھا میں بھی لے لیتا، میں بھی رعیت کا ایک فرد ہوں جیسے اور رعیت کے لوگ ہیں لہذا واپس کر دیا، واپس فرما کر یہ آیات پڑھیں ﴿ كَلَّا إِنَّهَا لَأُكْفَىٰ نَزَاعَةٌ لِلشَّوٰی ﴾ ۱ 'یہ تو دہکتی ہوئی آگ ہے جہنم کی، کھال کو ادھیڑ کر اندر سے کیچہ کھینچ لائے گی، یہ جہنم کی آگ کا نقشہ لائے ہیں، فرمایا یہ میں نہیں لوں گا واپس کر دیا، یہ ان کا مسلک تھا انہوں نے اس سے استدلال کیا !

حضرت علیؓ کا فرمان :

حضرت علیؓ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ سے روایت آرہی ہے ان کی رائے بڑی وزنی ہے سب سے زیادہ ظاہر ہے ان کا مرتبہ بھی سب سے بڑا ہے علم میں بھی، تقویٰ میں بھی، فقاہت میں بھی، گہرائی میں بھی، بہت سارے دور دیکھے ہیں انہوں نے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دور دیکھا ان کے ساتھ رہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشیر رہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں رہے ساری سلطنت بین الاقوامی سپر طاقت ہوتی تھی اسلام کی مسلمانوں کی، پھر خود آگے حکمرانی میں، بہت جہاں دیدہ بڑا تجربہ اور سب سے وزنی رائے اور بہت معتدل !

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وَعَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلسُّلْطَانِ نَصِيبٌ مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ بادشاہ کے پاس جو فنڈ ہوتا ہے جو مال ان کے پاس جمع ہوتا ہے بیت المال میں، جسے تصرف کا اختیار ہوتا ہے جو کر رہا ہے، اس میں دونوں طرح کا مال ہوتا ہے حلال بھی ہوتا ہے حرام بھی ہوتا ہے، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پاس بھی مال آتا تھا لیکن وہ حلال ہوتا تھا، بعد کے بادشاہ کے پاس جو فاسق و فاجر بھی ہوتے ہیں اس میں مال حرام ہے تو حلال بھی ہے، کئی احباب کی آمدنی ہے جو ملک کے معمول رولز اور قانون کے مطابق ہو رہی ہے وہ حلال ہے جو اس سے ہٹ کر ہو رہی ہے وہ حرام ہے ! تو حلال اور حرام دونوں قسم کا ہوتا ہے فَإِذَا أَعْطَاكَ شَيْئًا فَخُذْهُ جب اس میں سے کسی کو بادشاہ کچھ دے تو لے لیں فَإِنَّ مَا يُعْطِيهِ حَلَالٌ لَكَ کیونکہ اس نے جو تجھے دیا ہے وہ حلال ہے یہ حضرت علیؓ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ کا فتویٰ آرہا ہے !

خلاصہ کلام :

وَحَاصِلُ الْمَذْهَبِ ان ساری آراء ان سارے مسلک کا خلاصہ بتا رہے ہیں اس میں یہ بتا رہے ہیں کہ اِنَّهُ اِنْ كَانَ اَكْثَرَ مَالِهِ مِنَ الرِّشْوَةِ وَالْحَرَامِ اس میں دیکھو کہ اس کے مال میں، آمدنی میں، اکثر مال کی جو بڑی مقدار ہے وہ کیسی ہے وہ حلال ہے یا حرام ہے ؟ اِنَّهُ اِنْ كَانَ اَكْثَرَ مَالِهِ مِنَ الرِّشْوَةِ وَالْحَرَامِ لَمْ يَحِلَّ قَبُولُ الْجَائِزَةِ مِنْهُ مَا لَمْ يَعْلَمْ اَنَّ ذٰلِكَ لَهُ مِنْ وَجْهِ حَلَالٍ کہتے ہیں کہ اگر ان کی آمدنی کا اکثر حصہ رشوت کا یا حرام ذرائع کے ذریعے سے آیا ہے تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس کا انعام جو وہ دے رہا ہے وہ قبول کرے ! نہیں لے سکتا جب تک کہ یہ نہ جان لے کہ اِنَّ ذٰلِكَ لَهُ مِنْ وَجْهِ حَلَالٍ جب تک یہ پتا نہ ہو کہ مجھے جو یہ پیسے دے رہا ہے یا یہ چیز دے رہا ہے یہ حلال ہی ہے پھر لے گا ورنہ نہیں لے گا ! !

اگر اس کی آمدنی کے ذرائع حلال اور حرام دونوں طرح کے تھے اور غالب اور اکثر آمدنی حرام کی ہے تو نہیں لے گا، سوائے اس صورت کے جس کا پتہ ہو کہ یہ پیسے ابھی ابھی جو اس کے آئے ہیں اس کی فلاں دکان کا کرایہ ہے وہ تو حلال ہے، یہ اس میں سے مجھے دے رہا ہے یہ لے گا تو اب یہ چیز حلال ہے، باقی رشوت والا ہے حرام ہے ! ! اور اگر یہ پتہ نہ چلے یا یہ یقینی ہو کہ یہ ابھی ابھی جو رشوت آئی ہے اسی میں سے دے رہا ہے تو یہ تو ہے ہی حرام، یہ بالکل حرام ہے ! !

بانی جامعہ کا ایک واقعہ :

ایک صاحب ڈیرہ اسماعیل خان کے بڑے مالدار تاجر تھے حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے ایک دفعہ آئے حضرت والد صاحب آرام فرما رہے تھے تو انہوں نے کچھ پھل دیے، وہ پھل بڑے نفیس تھے، کیلے تھے، مجھے آج بھی یاد ہے بہت اعلیٰ بہت نفیس کیلے وہ بھی بہت عمدہ اور اس میں کچھ سیب ہوں گے کیا ہوں گے اب یاد نہیں، ہمارے ہاں دستور تھا کہ حضرت اگر آرام فرما رہے ہیں سو رہے ہیں تو وہ چیز رکھ دی جاتی تھی اسے استعمال نہیں کیا جاتا تھا جب تک وہ اٹھ کر دیکھ نہ لیں پھر جو وہ کہیں پھر

اس پر عمل کرتے تھے، قبول کرتے ہیں یا نہیں کرتے یا کسی اور کو دیتے ہیں اس کے بعد پھر استعمال میں آتی تھی ورنہ وہ چیز رکھ دی جاتی تھی ! حضرت جب اٹھے ان کو بتا دیا یہ آئے ہیں، میں نے خود بتایا تو وہ جو تھے وہ سینما کے مالک تھے یعنی ان کا سینما تھا ڈیرہ اسماعیل خان میں اس زمانے میں، اب تو سینما ہیں ہی نہیں کیونکہ ہر گھر سینما بن گیا اب سینماؤں کی کیا ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ ان عذاب سے ہمیں بچائے ! تو اس وقت وہ سینما کے مالک تھے اب حضرت فرمانے لگے کہ بھائی میں نے کہا کہ یہ وہی لائے ہیں ان کا تو سینما ہے، کہنے لگے کہ ابھی رکھ لو، ہم نے ان کی تواضع تو کرنی ہے تو یہی رکھ دینا ان کے سامنے تواضع میں، مہمان ہیں ان ہی کے سامنے یہی رکھ دو چنانچہ وہ آئے حضرت سے ملاقات ہوئی ان کے سامنے ہم نے وہی چیز رکھ دی تو وہ کھانے لگے اور پھر کہنے لگے کہ یہ تو وہی ہیں جو ہم لائے ہیں تو حضرت نے فرمایا کہ ہاں وہی ہے لیجیے ناں، تو خیر وہ پھل کھائے گئے پھر جو بچتا تھا حضرت فرماتے تھے بالکل غریب جو ہیں یا تو اسے دے دو جیسے بھنگی جو آتا تھا ہمارے ہاں کام کرنے کے لیے عیسائی، کہتے تھے کہ ان کو دے دو تو انہیں دے دیتے تھے ! !

حضرت کی رات کی نشست تو زیادہ لمبی ہوتی تھی رات کو مل بیٹھتے تھے پھر حضرت بات بڑی نرمی سے کرتے تھے سمجھاتے تھے، حضرت فرمانے لگے کیا آپ کا اس کے علاوہ کوئی اور ذریعہ آمدن بھی ہے ؟ وہ اونچا سنتے تھے کان قریب کر کے سننے لگے، کہنے لگے جی ہے، آپ نے پوچھا وہ کیا ؟ کہنے لگے کہ میرا انٹرنیشنل کام بھی ہے ! ”کریلا اور نیم چڑھا“ والی بات ہوگئی ! وہ اور بھی آگے ! حضرت مسکرائے اور پوچھا کیا کوئی اور بھی ہے ؟ کہنے لگے جی ہے ! پوچھا کیا ہے ؟ وہ کہنے لگے میری زمینیں ہیں ؟ میں زمیندار بھی ہوں ! پھر حضرت فرمانے لگے کہ آئندہ جب بھی آپ آئیں اور آپ کا کوئی چیز لانے کو دل چاہے تو اپنی جو زمین کی آمدنی ہے اس سے لائیں ! اب وہ سمجھ گئے کہ ہمارے سامنے وہ پھل کیوں رکھے گئے تھے، ساری بات ان کو سمجھ میں آگئی ! لیکن بہر حال نرمی سے سمجھایا، اٹھا کے ٹوکرا شیخ دو، پھینک دو، بھگا دو، دوڑ دو، ایسے اصلاح نہیں ہوتی ! مقصد تو اصلاح ہے، ہمارا مسلمان بھائی ہے ہمارے پاس آیا ہے تو اسے فائدہ ہو اصلاح ہو، خود برائی سے بھی بچ جاؤ

اور اس کے لیے اصلاح کا بھی راستہ ہو جائے ایسی کوشش کرنی چاہیے یہی ہمارے بڑوں کا طریقہ ہے !
تو خیر بالکل یہ وہی بات آگئی کہ اگر کسی کی آمدنی کے ذرائع مختلف ہیں تو اگر پتہ ہے کہ یہ حلال سے دے
رہا ہے اور یہ حلال ہی کا ہے پھر تو قبول کر لے ! اور اگر پتا ہے کہ اکثر مال حرام کا ہے تو پھر قبول
نہ کرے واپس کر دے !

وَإِنْ كَانَ صَاحِبَ تِجَارَةٍ أَوْ زُرِعَ أَكْثَرُ مَالِهِ مِنْ ذَلِكَ أَوْ رَأَى تَاجِرًا جَرَى بِهَا زِرَاعًا يُبِشِرُ بِهَا
أَوْ رَأَى كَثْرَةَ مَالِهِ مِنْ ذَلِكَ أَوْ رَأَى تَاجِرًا جَرَى بِهَا زِرَاعًا يُبِشِرُ بِهَا
اس وقت اکثر آمدنی کا بڑا حصہ حلال کا ہے اگرچہ کچھ حرام بھی ہے تو لے لے ہاں مگر یہ کہ اگر یہ پتا ہو کہ
یہ جو مال اس وقت ہاتھ میں ہے یہ حرام ہی کا ہے تو پھر یہ نہیں لے گا !

آگے آرہا ہے وَفِي قَبُولِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْهَدِيَّةِ مِنْ بَعْضِ الْمُشْرِكِينَ دَلِيلٌ عَلَى مَا ذَكَرْنَا
وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ ! اور نبی عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے جو بعض مشرکین سے ہدیہ قبول فرمایا اس میں وہی
دلیلیں ہیں جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں ! !

اللہ تعالیٰ توفیق بھی دے، سمجھ بھی دے اور اللہ اس دین کو غلبہ بھی عطا فرمائے اور ہماری
حکومتوں کو بھی توفیق دے کہ وہ ان مضامین کو سکولوں میں، کالجوں میں، فوج کے نصاب میں، فضائیہ ہے
بحریہ ہے، بری فوج ہے، ان کے نصاب میں شامل کرے، انہیں پڑھائے، انہیں سکھائے تاکہ ہماری فوج
صحیح معنی میں مسلمان فوج کہلائے اس کی برکت سے پھر ان شاء اللہ بڑے فوائد مرتب ہوں گے اللہ تعالیٰ
ہمیں عمل کی توفیق دے وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ



اخبار الجامعہ

﴿جامعہ مدنیہ جدید محمد آباد رائیونڈ روڈ لاہور﴾



۲۹/رمضان المبارک کو جامعہ مدنیہ جدید کی مسجد حامد میں تراویح میں قرآن پاک کی تکمیل ہوئی والحمد للہ اس موقع پر جامعہ کے استاذ الحدیث حضرت مولانا محمد صابر صاحب مدظلہم نے مختصر بیان فرمایا ۳/شوال المکرم ۱۴۴۷ھ/۲۳/مارچ ۲۰۲۶ء کو استاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم، ان کے صاحبزادے مولانا محمد اُسامہ صاحب اور حضرت کے خادم خاص مولانا قطب ولی صاحب عمرہ کی سعادت کے لیے حرمین شریفین تشریف لے گئے۔

۶/شوال المکرم ۱۴۴۷ھ/۲۶/مارچ ۲۰۲۶ء کو جامعہ مدنیہ جدید کے شعبہ حفظ کے استاذ مولانا قاری محمد وسیم صاحب مدظلہم عمرہ کی سعادت کے لیے حرمین شریفین تشریف لے گئے۔
۱۱/شوال المکرم ۱۴۴۷ھ/۳۱/مارچ ۲۰۲۶ء بروز منگل سے جامعہ مدنیہ جدید میں نئے تعلیمی سال کے داخلے شروع ہوئے اسی روز سے جامعہ میں تعلیم بھی شروع ہوگئی والحمد للہ!



یکم مارچ ۲۰۲۶ء کو جامعہ مدنیہ جدید کے نائب مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں کے جانشین مولانا عکاشہ میاں صاحب نے ڈائریکٹر جنرل خانہ فرہنگ جناب ڈاکٹر اصغر صاحب مسعودی سے ملاقات کی، اس ملاقات میں انہوں نے ایران کے لیڈر آیت اللہ علی حسینی خامنہ ای کی وفات پر بہادر ایرانی قوم سے اپنے گہرے احساسات کا اظہار کیا۔

۱۰/مارچ کو مولانا عکاشہ میاں صاحب تکمیل قرآن کی تقریب میں شرکت کے لیے مکور روڈ عجوبہ گارڈن رائیونڈ تشریف لے گئے جہاں آپ نے فضیلت قرآن کے موضوع پر مختصر بیان فرمایا۔
۱۴/مارچ کو مولانا عکاشہ میاں صاحب قائدِ جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مدظلہم

کے ہمراہ جناب سید سلمان صاحب گیلانی کی وفات پر ان کے گھر تعزیت کے لیے تشریف لے گئے اور ان کے بیٹے سید اُسامہ سلمان صاحب گیلانی سے تعزیت کی، بعد ازاں ڈپٹی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام حضرت مولانا امجد خان صاحب مدظلہم کے مدرسہ جامعہ رحمانیہ میں ان کی ہمشیرہ کی تعزیت کے لیے تشریف لے گئے، اسی روز جناب سید اُسامہ اجمل صاحب قاسمی کے والد کی تعزیت کے لیے ان کی رہائشگاہ بحریہ ٹاؤن تشریف لے گئے۔

۱۶ مارچ کو مولانا عکاشہ میاں صاحب، ایم این اے جناب ملک سیف الملوک صاحب کھوکھر کے بیٹے حافظ محمد بلاول ایوب کھوکھر کی تکمیل قرآن کی تقریب میں شرکت کے لیے جامع مسجد العمران کھوکھر پبلیس جوہر ٹاؤن تشریف لے گئے جہاں آپ نے مختصر بیان فرمایا۔

۲۷ مارچ ۲۰۲۶ء کو جامعہ کے نائب مہتمم مولانا عکاشہ میاں صاحب، حضرت مولانا مفتی سلیمان یسین صاحب مدظلہم کے فرزند مولانا محمد عثمان صاحب کے نکاح میں شرکت کی غرض سے جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی تشریف لے گئے، نکاح کی تقریب میں جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث و ناظم تعلیمات حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب مدظلہم و دیگر علماء کرام بھی موجود تھے۔

۲۸ مارچ کو مولانا محمد عثمان صاحب کے ولیمہ میں شرکت کی اور کراچی کے دیگر علماء کرام سے ملاقات ہوئی، بعد ازاں جامعہ بنوری ٹاؤن کے نائب مہتمم حضرت مولانا محمد احمد صاحب بنوری سے بھی ملاقات ہوئی،

۲۹ مارچ صبح نو بجے کراچی سے لاہور کے لیے روانہ ہوئے اور دن کے بارہ بجے واپس جامعہ تشریف لے آئے واللہ !



وفیات

☆ ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ / ۱۰ مارچ ۲۰۲۶ء کو خطیب اسلام حضرت مولانا اجمل خان صاحبؒ کی صاحبزادی اور ڈپٹی جنرل سیکرٹری جمعیتہ علماء اسلام حضرت مولانا امجد خان صاحب مدظلہم کی ہمیشہ صاحبہ انتقال فرمائیں۔

☆ ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ / ۱۸ مارچ ۲۰۲۶ء کو بانی دارالعلوم اسلامیہ کامران بلاک حضرت مولانا قاری سراج احمد صاحبؒ کے پوتے حاجی لطافت علی صاحب (لیاقت علی صاحب کے بھائی) لاہور میں انتقال فرما گئے۔

☆ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ / ۱۹ مارچ ۲۰۲۶ء کو جامعہ مدنیہ لاہور کریم پارک کے قدیم محلہ دار و مخلص خیر خواہ جناب محمد خالد شفیع صاحب کی خوشدامن صاحبہ شہدہ میں وفات پا گئیں۔

☆ ۳۰ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ / ۱۹ مارچ ۲۰۲۶ء کو جامعہ مدنیہ جدید کے ناظم ڈاکٹر محمد امجد صاحب کے خالد زاد بہنوئی جناب محمد زید صاحب بعد نماز مغرب مختصر علالت کے بعد لاہور میں وفات پا گئے۔

☆ ۳۰ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ / ۲۰ مارچ ۲۰۲۶ء کو سابق خطیب مکی مسجد انارکلی حضرت مولانا قاری محمد زبیر صاحبؒ کی اہلیہ محترمہ لاہور میں انتقال فرمائیں۔

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب ہو ! جامعہ مدنیہ جدید اور خانقاہ حامدیہ میں مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کرائی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین !



اہم اعلان

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب نور اللہ مرقدہ کی شخصیت و خدمات پر انوارِ مدینہ کی ایک خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے جس میں معاصرین، تلامذہ، متعلقین و محبین حضرات کے تاثرات بھی شامل ہوں گے! جو حضرات اپنے مضامین و مقالات، تاثرات، تعزیتی پیغامات یا منظوم کلام ارسال فرمانا چاہیں، جلد از جلد درج ذیل پتے، ای میل یا واٹس ایپ نمبر پر ارسال فرما دیں علاوہ ازیں اگر کسی کے پاس شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ کے ہاتھ کا لکھا ہوا مکتوب یا تحریر موجود ہو تو اسے بھی ارسال فرما دیں! جو حضرات اپنے تاثرات زبانی بتانا چاہیں، وہ اپنے نام، پتے اور مکمل تعارف کے ساتھ درج ذیل نمبر پر صوتی پیغام (وائس میسج) بھی ارسال فرما سکتے ہیں اگر مضمون، مقالہ، مکتوب یا تاثرات کمپوز شدہ ہوں تو ان کی کمپیوٹر فائل بھی ای میل یا واٹس ایپ فرمادیں تو نوازش اور ادارے کے ساتھ دوبرا تعاون ہوگا

رابطہ : ڈاکٹر محمد امجد غفرلہ

جامعہ مدنیہ جدید محمد آباد ۱۹ کلومیٹر شارع رانیونڈ لاہور

jmj786_56@hotmail.com

dramjad71@gmail.com

+92 333 - 4249302

+92 304 - 4587751

MONTHLY ANWAR - E - MADINA LAHORE. CPL: 67



جامعہ مدنیہ جدید کراچی تعمیر و ادارہ (قائمہ) (اسلام)

+92 333 4249302

+92 335 4249302

+92 333 4249302

jamiamadniajadeed

jmj786_56@hotmail.com

jamiamadnia.jadeed

jmj_raiwindroad

jamiamadniajadeed.org